Vol.4 No.3 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

# قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان، انڈیا کی خدمات

# THE SERVICES OF NATIONAL COUNCIL FOR PROMOTION OF URDU LANGUAGE, INDIA

فرزانہ شفیع[1]، ڈاکٹر فضیلت بانو[2]

**Abstract:**

*This article presents the importance of Urdu language in history of "India". "NCPUL" (as the ministry of welfare of human resource) is working under Indian government for promotion of Urdu language. It is an independent institution and its responsibilities include help in the implementation of government policies made for Urdu and Urdu linguists. The main goal and objectives of National Council is not only to promote Urdu language but also to provide a suitable environment for its promotion as well. This institution has published many books about success of Urdu language. Publication of books especially books related to history of Urdu language and literature are preferred at NCPUL.kuliyat-e-Saadat Hassan Manto, kuliyat-e-Rashid Ahmad Sadique ,civilization of 18th century, evolution of Urdu literature, criticism of urdu literature, sukhan dan-e-faras are some important books to be mentioned. National council has published the translation of NCERT (Nation Council of Educational Research and Training) books.Text books of maths and commerce have been the part of its publication programme.Its Performance about persian and Arabic language is worthy too.National council for urdu language has performed its task to attain its aim and purposes.*

**Keywords:** NCPUL, kuliyat-e-sukhan dan-e-faras , kuliyat-e-Saadat Hassan Manto,NCERT

قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان اُردو کی ترویج و ترقی کے تعلق سے ملک کا سب سے بڑا سرکاری ادارہ ہے اسی لیے اُردو والے سب سے زیادہ اسی سے توقعات رکھتے ہیں۔ یہ ادارہ مختلف نشیب و فراز سے گزرتے ہوئے یہاں تک پہنچا ہے۔ اس کی مجموعی اُردو خدمات قابل ذکر ہیں اور اب تو اس کی خدمات اور کارکردگی کا دائرہ کافی وسیع ہو چکا ہے ۔اس کے بجٹ میں بھی حکومت نے خاصا اضافہ کر دیا ہے پہلے اس کا سالانہ بجٹ ۲۸ کروڑ روپے تھا جو اب بڑھ کر ۴۵ کروڑ روپے ہو گیا ہے۔ حکومت کا یہ قدم اردو کے تعلق سے اس کی دلچسپی اور خلوص کا مظہر ہے۔ انسانی وسائل کی ترقی کے سابق وزیر کپل سیل اور موجودہ وزیر اور وزیر ریاستی کی کوششیں اس بات کی گواہ ہیں کہ حکومت ،اردو زبان کے فروغ کے بارے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت کرنا نہیں چاہتی انسانی وسائل کی ترقی کے کابینی وزیر اور وزیر مملکت اُردو زبان کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں کافی سنجیدہ ہیں اور دونوں وزرا نے اس بارے میں جس دلچسپی کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ انھوں نے کونسل کے ذمہ داروں سے کہا ہے کہ وہ اُردو کے فروغ کے بارے میں جو بھی ضروری سمجھیں حکومت کی طرف سے ان کو پورا تعاون ہو گا۔ انھوں نے اہل اُردو سے یہ وعدہ کیا ہے کہ حکومت اُردو کی ترویج و اشاعت میں کوئی کمی نہیں چھوڑے گی۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ کونسل کے ذمہ داران جو بھی پروجیکٹ اور اسکیم اُردو کے فروغ کے لیے چاہیں گے حکومت ہر طرح سے مدد کرے گی اس بارے میں وسائل کی کمی نہیں ہونے دے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت کی جانب سے اگر اتنی حوصلہ افزائی نہ ہوئی ہوتی تو کونسل اتنے کارہائے نمایاں انجام نہیں دے پاتی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اُردو کونسل کو ڈاکٹر خواجہ محمد اکرام الدین کی شکل میں ایک انتہائی فعال متحرک اور دیدہ ور ڈائریکٹر مل گیا تھا۔ وہ آسمانی علم و ادب سے تارے توڑ کر اُردو کی زیف گرہ گیر میں ٹانک دینے کا جذبہ اور حوصلہ رکھتے تھے۔ ان کے بارے میں ماہنامہ رسالہ "اردو دنیا" میں سہیل انجم یوں رقمطراز ہیں:

---

[1] پی ایچ۔ڈی اُردو اسکالر، منہاج یونیورسٹی، لاہور

[2] ایسو سی ایٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، منہاج یونیورسٹی، لاہور

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

"ڈاکٹر خواجہ اکرام الدین نے ۴۔اپریل ۲۰۱۲ء کو ڈائریکٹر کا عہدہ سنبھالا اور اس کے بعد انہوں نے کونسل کے ارکان کے تعاون سے جو فیصلے کیے ہیں اور اس ایک سالہ مدت میں جن پروجیکٹوں اور منصوبوں پر عملدرآمد شروع ہوا ہے وہ کونسل کی تاریخ کا ایک سنہرا باب ہے۔" (۱)

اس کے علاوہ پروفیسر وسیم بریلوی اس کے وائس چیئر مین رہے جو اردو زبان کی توسیع واشاعت کے حوالے سے ہر ممکن تعاون دینے کے لیے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ ڈاکٹر خواجہ اکرام الدین نے ۱۴۔اپریل ۲۰۱۲ء کو ڈائریکٹر کا عہدہ سنبھالا اور اس کے بعد انہوں نے کونسل کے ارکان کے تعاون سے جو فیصلے کیے ہیں اور اس ایک سالہ مدت میں جن پروجیکٹوں اور منصوبوں پر عمل درآمد شروع ہوا ہے وہ کونسل کی تاریخ کا ایک سنہرا باب ہے اگر ہم کونسل کی اُردو خدمات کا تفصیلی جائزہ لینا چاہیں تو اس کے لیے دفتر کے دفتر درکار ہوں گے۔ موجودہ عہد انفارمیشن ٹیکنالوجی کا عہد ہے اور اس عہد میں کسی بھی شعبہ کی ترقی آئی ٹی انقلاب کی ترقی سے مشروط ہے جس نے اس ذریعے سے استفادہ کیا اور اس (Tool) سے فائدہ اٹھایا وہ ترقی کی دوڑ میں کسی سے بھی پیچھے نہیں رہ سکتا۔

خواجہ محمد اکرام الدین آئی ٹی انقلاب کے تمام ترنشیب وفراز سے روشناس تھے اور اس رازے سے بھی واقف تھے کہ ترقیات زمانہ کے قدم سے قدم ملا کر آگے بڑھنا ہے اس سے قبل کونسل ڈیجیٹل دنیا میں اتنی فعال نہیں تھی لائبریری کو حقیقی معنوں میں لائبریری کی شکل دے دی۔ اردو کونسل OLR Optical Character Recognition پر بھی کام کیا ہے جس کی مدد سے پی ڈی ایف فائل کو ٹیکسٹ میں منتقل کرنا آسان ہو گیا کیونکہ مخطوطات کی بڑی تعداد کا گھر بیٹھے مطالعہ کر سکتا ہے۔ کونسل کے کمپیوٹر کی مدد سے اُردو سکھانے کے لیے اردو لرننگ سائٹ بنائی ہے جس کے توسط سے ازخود اردو سیکھی جاسکتی ہے اس میں کسی استاد کی ضرورت نہیں پڑے گی بس کمپیوٹر چلانا آنا چاہیے۔ کوئی بھی شخص کونسل کی اُردو لرننگ سائٹ پر جا کر اُردو سیکھ سکتا ہے۔ یہ ایک اہم اور بنیادی کام ہے۔ جو کونسل نے کیا ہے آن لائن اُردو کورس اور ڈیجیٹل کمپیوٹر لرننگ پروگرام کافی مقبول ہو رہے ہیں اول الذکر پروگرام جو اردو سیکھنے کے لیے ہے کونسل نے C11L میور کے اشتراک سے تیار کیا ہے۔ اس پروگرام کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس کے ذریعے اردو رسم الخط کی پیچیدگیوں کو سمجھنا اور حل کرنا آسان ہو گیا ہے۔

بات یہ ہے کہ اس کے ذریعے اردو رسم الخط کی پیچیدگیوں کو سمجھا اور حل کیا جا سکتا ہے۔ یہ نہ صرف ابجدی اردو کو 111ustrate کرتا ہے بلکہ طلبہ کو بھی اس کی مشق کی عمل کے دعوت دیتا ہے۔ کل پانچ ابواب پر مشتمل ہے پروگرام اُردو لکھنے پڑھنے سے لے کر گفتگو کے آداب تک کی تدرریس کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے اور آن لائن کمپیوٹر لرننگ پروگرام سے گھر بیٹھے اردو زبان میں کمپیوٹر کی بنیادی تعلیم حاصل کی جاسکتی ہے۔ اُردو اور روزگار کا مسئلہ اور اردو میڈیم سے تکنیکی تعلیم کا حصول اہل اُردو کے لیے ہمیشہ پریشان کن مسلے رہے ہیں۔ اس بارے میں اُردو کونسل نے ایک بڑا پروجیکٹ شروع کیا ہے۔ وہ آئی ٹی آئی یعنی انڈسٹریل معروف ہے۔ آئی ٹی آئی کے اسکول پورے ملک میں پھیلے ہوئے ہیں اور مسلم اکثریتی علاقوں میں بھی ان کی بڑی تعداد ہے، چوں کہ اُردو طلبہ انگریزی سے اتنے واقف نہیں ہوتے کہ وہ انگریزی کی مدد سے آئی ٹی آئی کر سکیں اس لیے کونسل نے آئی ٹی آئی کی نصابی کتابوں کے اُردو ترجمہ کا بیڑہ اٹھایا ہے اس بارے میں متعلقہ پینل کی میٹنگ نے آئی ٹی آئی کی ۱۸ ٹریڈس (Trades) کا انتخاب کیا اور اس کے متعلق کتابوں کے ترجمے کی ذمہ داری یونیورسٹی پولی ٹیکنیک علی گڑھ دی۔ اس پروجیکٹ کے تحت آئی ٹی آئی کی ۵۲ کتابوں کا ترجمہ کرایا گیا۔ اہل اردو کونسل نے ہمیشہ محسوس کیا ہے۔ اسی لیے اس نے پورے ملک میں تقریباً چار سو پچیس (۴۲۵) کمپیوٹر سینٹر قائم کیے ہیں جن کے ذریعے اردو طلبہ کو تکنیکی تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔ کونسل اب تک اپنی CABA-MDT کمپیوٹر اسکیم کے تحت ان مراکز کو دس سال سے مالی تعاون فراہم کرتی آئی ہے۔ ان برسوں کے بعد پالیسی کے تحت اساتذہ کی مالی امداد بند کر دی جاتی ہے کیونکہ خیال یہ کیا جاتا ہے کہ دس برسوں میں وہ خود کفیل ہو جائیں گے لیکن مدارس اُردو اکادمی اور خواتین کے مراکز کی مالی امداد جاری رکھنے کے حوالے سے غور خوض کیا گیا۔ اردو کو روزگار سے جوڑنے کے لیے کونسل نے کئی انقلابی فیصلے کیے ہیں۔

ان میں ایک اہم قدم کشمیر یونیورسٹی کے ساتھ سیاحت سے متعلق معاہدہ ہے۔ سیاحت چوں کہ کشمیری معیشت کے لیے ریڑھ کی ہڈی کا درجہ رکھتی ہے۔ اس لیے کونسل نے اس جانب بہت اہم قدم اٹھایا ہے۔ اس نے اُردو میڈیم سے ٹورزم اینڈ ٹریول مینجمنٹ میں ایک سال کا ڈپلومہ شروع کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کشمیر کی ایک قدیم صنعت کے لیے شروع کیا جائے گا یہ کشمیر کی ایک قدیم صنعت ہے جس میں کاغذ کو گلا کر بہت سی خوبصورت اشیاء تیار کی جاتی ہیں جو ڈرائینگ روم وغیرہ کی آرائش میں استعمال

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

ہوتی ہیں یہ صنعت بنیادی طور پر ایران کی ثقافت کا ایک اہم حصہ ہے اور چونکہ کشمیر میں ایرانی سیاح بھی بہت آئے ہیں اس لیے کونسل نے اس مرتی ہوئی صنعت کو فروغ دینے کا فیصلہ کیا۔ ماس میڈیا میں اردو کی اہمیت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ اس سلسلے میں کونسل نے اردو میں Creative Writing کے لیے ایک سال کا ڈپلومہ شروع کر رکھا ہے۔ اس کے علاوہ ترجمہ کے شعبے میں بھی ڈپلومہ کورس شروع کیا جا رہا ہے۔

براس ویئر یعنی پیتل کی صنعت ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اس کو زندہ کرنے اور اقلیتوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ جوڑنے کے لیے ایک سالہ ووکیشنل کورس شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کا آغاز مراد آباد سے کیا جائے گا وہاں چونکہ بیشتر لوگ قدیم تکنیک کی مدد سے اپنا کام کر رہے ہیں اس لیے کونسل نے اس صنعت کی جدید ٹیکنالوجی سے جوڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ خواجہ میں چینی کے برتنوں کی صنعت ہے اس کو بھی جدید ٹیکنالوجی سے جوڑنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کے تحت چھ ماہ کا ایک کورس شروع کیا گیا۔ زری اور زردوزی کے کام میں بھی بیشتر اقلیتی طبقہ کے لوگ پائے جاتے ہیں اس سلسلے میں ایک سرٹیفکیٹ کورس شروع کرنے کا پروگرام بنایا اور اس کا آغاز بریلی سے ہو۔ اس کے بعد دہلی لکھنؤ اور دیگر مراکز میں اسے شروع کیا گیا۔ واضح رہے کہ ان کورسیز کو اردو کے ساتھ جوڑ کر چلایا گیا۔ گویا بیک وقت دو طرف کے کام کیے گئے جو اردو جانتے ہیں ان کو اس میدان میں مزید آگے بڑھانے کی کوشش کی۔ یہ تمام پیشہ ورانہ کورسز اقلیتی طبقے کو ذہن میں رکھ کر تیار کیے گئے تھے۔ یہ پروجیکٹ 14-2013ء کے ہیں۔

اردو ادب کے تعلق سے کونسل کی گراں قدر خدمات ہیں جن کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس نے تاریخ ادب اردو کو جامع انداز میں تحقیق کے تناظر میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا اس کے علاوہ اسے شعر اور ادبا پر جن کے بارے میں زیادہ معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ مونوگراف شائع کیے جا رہے ہیں۔ کونسل نے گذشتہ تین برسوں کے دوران ان شائع ہونے والی اہم کتابوں کی اشاعت نو کا فیصلہ کیا ہے اس پروجیکٹ پر کام ہو رہا ہے۔ کونسل نے اردو زبان و ادب کے نایاب آڈیو، ویڈیو ریکارڈ کے تحفظ کے سلسلے میں بھی ایک مثبت قسم اٹھایا ہے اور اس سلسلے میں بھی ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔ کونسل نے ایک ڈیجیٹل ڈاکومنٹیشن لائبریری قائم کی ہے جس میں نایاب ویڈیو اور آڈیو کو جدید طریقے سے محفوظ کیا جا سکتا ہے تاکہ آئندہ کی اردو کونسل اپنے پسندیدہ قدیم و جدید شعرا اور ادبا کے خطابات اور دیگر موضوعات کے کلاسیکی سرمایے سے استفادہ کر سکے۔ قومی اردو کونسل وزرت برائے مواصلات اور اطلاعاتی ٹیکنالوجی کی ساتھ ایک اہم معاہدہ پر کام کر رہی ہے جس کے تحت اردو کو الیکٹرانک ہارڈ ویئر سے مربوط کیا جائے گا۔ اس بارے میں کونسل اشتراک کرے گی اور اس کا سارا صرف متعلقہ وزارت برداشت کرے گی۔ وزیر برائے مواصلات و اطلاعاتی ٹیکنالوجی نے اس حوالے سے بے حد مثبت رد عمل کا اظہار کیا ہے اور یہ یقین دلایا ہے کہ اس بارے میں کوئی دشواری نہیں آنے دی جائے گی۔ اس کے تحت اردو بولنے والے علاقوں میں الیکٹرانک ہارڈ دیئر اور توانائی کی اہلیت سے متعلقہ ڈپلومہ کورس شروع کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اردو علاقوں میں اردو زبان میں تعلیم دینے کا بھی انتظام کیا جائے گا۔ فارسی اور عربی کے حوالے سے بھی کونسل کی کارکردگی قابل ذکر ہے۔ اردو دنیا" کی نشریات کے بارے میں "اردو دنیا" رسالے میں ارسہ کوکب اپنے خیالات کا اظہار یوں کرتی ہیں:

> "کونسل کے عمل، ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ قومی کونسل کے اردو عربی مراکز کی سرگرمیوں کو بھی ملک وبیرون ملک کے اردو ناظرین کے لیے نشر کیا جاتا ہے۔ کونسل کی کتابوں پر تبصرے، اردو کی اہم شخصیات اور ادبا کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بھی تفصیلی جائزے پیش کیے جاتے ہیں۔"(۲)

اُردو اور فارسی زبان کے مابین اشتراک سے متعلق فیصلے کافی اہم ہیں۔ اس بارے میں جنوری میں کونسل کے دفتر کونسل کے ذمے داروں اور دہلی میں واقع ایران کلچر ہاوس کے اہلکاروں کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ دراصل مرکزی حکومت نے کونسل کو اردو زبان کی ہمہ جہت ترقی کے ساتھ ساتھ فارسی اور عربی زبانوں کو فروغ دینے کی اضافی ذمے داری بھی تفویض کر رکھی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں زبانوں کے درمیان جو گہرے تہذیبی رشتے رہے ہیں ان کا احیا کیا جائے لہٰذا فیصلہ کیا گیا ہے کہ اردو کونسل مستقبل قریب میں اردو عربی ڈپلومہ کے طرز پر ایک سالہ فارسی سرٹیفکیٹ کورس کا آغاز کرے گی۔ اس سلسلے میں نصاب کو آخری شکل دینے کے لیے ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا جائے گا اس ورکشاپ میں ہندوستانی دانشوروں کے ساتھ ساتھ ایرانی دانشوروں کو بھی مدعو کیا جائے گا۔ کونسل نے ایک بائی لنگوئیل یعنی ذولسانی پینل تشکیل دیا ہے اس کے تحت ہندی اردو کے مشترکہ ادب کو باہمی زبانوں میں منتقل کیا جائے گا۔ ہندی کے کلاسیکی ہم مصر ادب کی ہندی میں ترجمہ کرانے کے لیے ہندی میں منتقل کریں اور شائع کریں۔ ان اقدام سے دونوں زبانوں کا آپس میں رابطہ بڑھے گا اور ان کے لسانی رشتے مضبوط ہوں گے۔

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

(گروپ ہیڈ سہارا اردو پبلی کیشنز وعالمی سہارا ٹی وی چینل) قومی کونسل کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار فیصل علی یوں کرتے ہیں:

"قومی اردو کونسل کو میں ایک ایسے سرکاری ادارے کے طور پر دیکھتا ہوں جسنے اردو زبان و ادب کے فروغ میں شاید سب سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ بہت سی ایسی نایاب کتابیں دوبارہ چھاپی ہیں۔ جنھیں کوئی تجارتی ادارہ چھاپنے کو تیار نہیں تھا۔ اردو نے ان مصنفین کی کتابیں شائع کرائی ہیں جو اپنے مال وسائل میں انہیں شائع نہیں کرا سکتے تھے۔ میری نیک تمنائیں اردو کونسل اور اس کے ذمہ داران کے ساتھ ہیں۔" (۳)

بچوں کے ادب کے سلسلے میں بھی ایک پینل بنایا گیا ہے چونکہ بچوں کے ادب پر اردو میں کام کم ہوا ہے اس لیے کونسل عہد حاضر کے تقاضوں کی روشنی میں بچوں کے ادب کو فروغ دینے کی کوشش کرے گی ساتھ ہی کونسل نے تخلیق ادب کے حوالے سے بھی ایک نیا پینل بنایا ہے تاکہ تخلیق اداب نظر انداز نہ ہو سکے۔ اس کے علاوہ قومی اردو کونسل ایران کلچرل ہاؤس کے تعاون واشتراک سے فن خطاطی سے متعلق ایک ورکشاپ منعقد کرے گی جس میں کونسل کے کیلی گرافی مراکز کے اساتذہ بھی شریک ہوں گے۔ یہ اساتذہ اپنی خطاطی کے نمونوں کے نمائش کریں گے تاکہ ان کی تربیت ایران کے معروف خطاطوں سے کرائی جائے۔

قومی اردو کونسل نے ملک کی گیارہ ریاستوں میں کیلی گرافی اور فرافک ڈیزائنگ کے 35 مراکز قائم کیے ہیں اس بارے میں ایک اجلاس میں یہ طے پایا ہے کہ فن خطاطی میں استعمال ہونے والے قلم اور دیگر سامان کے بارے میں حقیقت پسندانہ نظریہ اختیار کیا جائے گا۔ جبکہ دوسرے مرحلے میں خطاطی کے لیے قلم کی تراش اور خط دینا شامل ہے۔ خطاطی کے روایتی ساز وسامان کے لیے ایران کلچرل ہاؤس اور دیگر ایجنسیوں سے رابطہ بھی قائم کیا جا رہا ہے۔ اردو اور فارسی زبان سے متعلق کونسل کے پینل نے فارسی کی درسی کتابوں کی تدوین واشاعت کو بھی اپنے ایجنڈے میں شامل کیا ہے اس میں تدوین لغت قواعد، لہجے اور بولیوں کا مطالعہ جیسے پروجیکٹ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ فارسی کی اہم علمی، ادبی اور کلاسیکی کتب پر اردو میں کتابیں تیار کرائی جائیں گی۔ کونسل نے حال ہی اسلامک اسٹڈیز کا ایک پینل تشکیل دیا ہے جس کی میٹنگ گذشتہ دنوں ہوئی ہے۔ کونسل نے اپنے منصوبے کے تحت اسلامی تاریخ کے اہم ابواب کو منظر عام پر لانے کا فیصلہ کیا ہے اور جدید عہد کے تقاضوں کے تحت موجودہ اسلامک اسٹڈیز کے ثقافتی پہلوؤں کو وسیع کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ کونسل نے اردو انسائیکلوپیڈیا اور ہندوستان کے مشاہیر اسلام کے حوالے سے ایک اداراتی بورڈ بھی قائم کیا ہے۔ یہ بورڈ اسلامی علوم کی ان کتابوں کی نشاندہی کرے گا جو نصابی کتابوں کی ضرورت پوری کرنے کی اہل ہوں۔ کونسل کے ڈائریکٹر کے مطابق کونسل جلد ہی مشاہیر اسلام پر مونوگراف شائع کرے گی۔ اس کے علاوہ اسلامک اسٹڈیز کی عربی فارسی اور انگریزی کتابوں کا اردو ترجمہ بھی شروع ہو چکا ہے۔ امام غزالی اب سینا اور ایڈورڈ سعید کی بھی بہت سی اہم تحریریں ہیں جن کے ترجمہ کی ضرورت ہے۔ قومی کونسل اسلامک اسٹڈیز کے موجودہ نصاب کا احاطہ کرنے کے لیے ورکشاپ کا اہتمام کرتی ہے۔ اسلامک اسٹڈیز کے پینل کی میٹنگ میں یہ بھی طے پایا کہ علوم اسلامی کی اشاعت لعل ہر و بھگوان داس سندر لال مالک رام این رائے ونول کشور اور غیر اسلامی ہندی نعت گو شعراء کے حوالے سے بھی کام کیا جائے گا۔ قومی کونسل برائے اردو زبان کا مقصد ملک میں اردو کی ترویج بڑھ چڑھ کر ہاتھ بٹانا ہے۔

اس کی مختلف شکلیں ہیں ان میں سے ایک شکل سیمناروں، کانفرنسوں، مشاعروں اور ورکشاپوں کا انعقاد کروانا اور نجی طور پر ایسے پروگرام منعقد کرنے والے اداروں کے ساتھ مالی تعاون کرنا ہے۔ اس سلسلے میں بہت پہلے ہی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس کا نام گرانٹ ان ایڈ کمیٹی ہے۔ اس کمیٹی کی 2013ء کی پہلی میٹنگ میں جو کہ 9 جنوری کو کونسل کے دفتر میں منعقد ہوئی تھی۔ اس سلسلے میں اہم فیصلے کیے گئے۔ ان فیصلوں کے تحت کمیٹی نے مذکورہ مدوں کے لیے 66 لاکھ روپے کی معاونت کی منظوری دی تھی۔ اس کے تحت منظور ہونے والے 72 سیمناروں کو تقریباً 43 لاکھ روپے، 83 اردو مسودات کو تقریباً 22 لاکھ روپے اور عربی و فارسی مسودات کو ایک لاکھ روپے کی منظوری دی گئی تھی۔ اس کے علاوہ کونسل نے ریاستی سطحوں پر اردو کی سرگرمیوں کو اہمیت دیتے ہوئے شمال مشرقی ریاستوں میں سیمناروں کے انعقاد بھی کرواتی ہے۔

کونسل کا ایک مقصد معیاری کتابوں کو تھوک میں خریدنی ہے۔ رواں سال میں اس کی پہلی میٹنگ کونسل کے دفتر میں سات جنوری کو منعقد ہوئی۔ تھوک خریداری برائے کتب وجرائد کی اسکیم کے تحت کونسل نے 2013 میں 70 لاکھ کی کتابوں اور جریدنے کی منظوری دی تھی۔ اس موقع پر کونسل کے وائس چیئرمین پروفیسر وسیم بریلوی نے اس بات پر زور دیا تھا کہ معیاری ادب کی خریداری کونسل کی ذمہ داری ہی نہیں ہے۔ بلکہ آئندہ نسلوں کی ذہنی نشو نما کے لیے ضروری بھی ہے۔ اس اسکیم کے تحت کونسل چند کتابوں کی اشاعت کے لیے تیس ہزار روپے کی مالی معاونت بھی دیتی ہے 100 عدد کتابیں کونسل خریدتی ہے اور ان کتابوں کو ملک کی مختلف

لائبریریوں کو ارسال کر دیتی ہے۔ کونسل رسائل و جرائد کو 35 ہزار روپے کی مالی معاونت کرتی ہے۔ ان کتابوں میں تخلیقی ادب، لسانیات، ادبی تنقید، خود نوشت، بچوں کا ادب، لغات، تاریخ و تمدن، صحافت، مصوری، سائنس اور سوشل سائنس اور عربی و فارسی کی کتابیں اور اردو عربی فارسی کے رسائل و جرائد شامل ہیں۔ سال 13-2012ء میں Bulk Purchase اسکیم کے تحت 25 لاکھ روپے کی کتابیں خریدی گئی تھیں۔ جبکہ 13-2012ء میں گرانٹ ان ایڈ کمیٹی نے ادبی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے تقریباً 25،47،45،000 لیکچر سیریز کو تقریباً 25،25،935 روپے اور عربی و فارسی منسورات کو 5،00،401 روپے کی مالی معاونت کی منظوری ملی تھی۔ قومی اردو کونسل نے اُردو زبان و ادب کی اشاعت و تدریس کی سمت میں کئی اہم کارنامے سرانجام دیے ہیں۔ اس کی کوشش ہوتی ہے کہ اردو زبان کو نئی جہتوں سے آشنا کرایا جائے اور دنیا میں جو تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں ان کو اخذ کرنے کی اس میں صلاحیت پیدا کی جائے۔

کونسل میں اس مقصد کے تحت اُردو الفاظ کو عام فہم بنانے کے لیے تمام موضوعات کی اصطلاحات کی فہرستوں کو شائع کیا ہے۔ کونسل کی شائع شدہ ریاض کی فرہنگ اصطلاحات 421 صفحات پر مشتمل ہے جبکہ کامرس کی فرہنگ 204 صفحات پر مشتمل ہے۔ اردو کونسل اردو کا وہ واحد ادارہ ہے جو کامیابی کے ساتھ اردو دنیا ٹیلی ایڈیشن پروگرام ای ٹی وی اردو کے ذریعے ٹیلی کاسٹ کر رہا ہے۔ اب اس پروگرام کو مزید دلچسپ بنانے اور اس میں مزید جدیدیت لانے کی کوششیں شروع کی گئی ہیں۔ اس بارے میں ماہرین سے صلاح و مشورہ کر کے ان کی تجاویز پر عمل در آمد کیا جا رہا ہے۔ وزارت قانون کی جانب سے اردو کونسل کو اردو میں Nine Bare Acts مہیا کرائے گئے ہیں جن کو کونسل شائع کر چکی ہے کونسل نے اردو صحافت کے تعلق سے بھی کئی اہم کارنامے انجام دیے ہیں جن میں سری نگر میں صحافت ورکشاپ کا اہتمام بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ اس نے صحافت اور ذرائع ابلاغ کے متعلق اہم کتابیں بھی شائع کی ہیں ظاہر ہے ان سے صحافت سے وابستہ لوگوں کو فائدہ پہنچا ہے اور پہنچ رہا ہے۔ قومی اردو کونسل نے اپنے پروجیکٹوں اور اسکیموں پر عمل درآمد میں شفافیت لانے کی غرض سے ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ مشہور افسانہ نگار قومی اردو کونسل کے بارے میں محمد اشرف اس ضمن میں لکھتے ہیں:

> "اُردو کے فروغ سے متعلق سرکاری اور نیم سرکاری تنظیموں میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان فی الوقت سب سے زیادہ فعال اور مفید ہے۔ اردو خواندگی سے متعلق بامعنی کوششوں سے دلچسپ معلوماتی، خوب صورت اور تحقیقی مجلے پابندی سے شائع کرنا، کمپیوٹر کو اردو سے جوڑنا اور ان دونوں کو روزگار سے وابستہ کرنا بلاشبہ ایسے کام ہیں۔ جنہیں تحسین کی نگاہ سے دیکھا جانا چاہیے۔ کتابوں کی اشاعت کے لیے امداد فراہم کرنا اور شائع شدہ کتابوں کو خریدنا اور اردو کمپیوٹر کے مراکز کا شمال سے جنوب اور مغرب سے مشرق تک ایک جال سا بچھ گیا ہے۔ کونسل کی دن دونی رات چوگنی ترقی کے لیے نیک تمنائیں اور دلی دعائیں۔"(۴)

اس کے تحت جو لوگ کونسل کے کسی بھی پینل اور کمپنی کے رکن ہیں وہ اعزازیہ لے کر کوئی بھی کام نہیں کر سکتے اس فیصلے کا مقصد کونسل کے کاموں کو شفاف اور جواب وہ بنانا ہے اس کے پروجکٹوں اور اسکیموں کے تحت وہی لوگ کام کر سکتے ہیں اور ان کو اعزازیہ دیا جا سکتا ہے جو اس کے ممبر نہیں ہیں ایسا اس لیے کہا گیا ہے تاکہ کونسل کے لوگوں پر قرابپروری یا بدعنوانیوں کا الزام عائد نہ ہو سکے کونسل کی سرگرمیوں کے پیش نظر سرکردہ علمی و ادبی شخصیات جن میں ملکی و غیر ملکی دونوں شامل ہے کونسل کا دورہ کرتی ہے۔ یہ بات کونسل کے لیے باعث افتخار ہے کہ اردو دنیا اس کے کاموں میں دلچسپی لیتی ہے اور انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

گزشتہ ایک سال کے دوران ملک و بیرون ملک کی متعدد شخصیات نے کونسل کے دفتر کا دورہ کیا اور اس کے کاموں کی ستائش کی کونسل ایسے لوگوں کا شایان شان استقبال کرتے ہیں۔ مجموعی طور پر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نے گزشتہ ایک سال کے دوران اردو زبان کی ترویج و اشاعت کے تعلق سے کئی انتہائی اہم فیصلہ کیے ہیں اور ان پر عمل درآمد بھی جاری ہے۔ اس دوران کونسل کی سرگرمیوں میں جو اضافہ ہوا ہے اور کئی اہم کارنامہ انجام دیے گئے ہیں اس کا سہرا بلاشبہ کونسل کے ڈائریکٹر وائس چیئرمین اور مختلف کمیٹیوں اور پینلوں کے ممبران کے سر جاتا ہے۔ جنہوں نے اپنی انتھک کوششوں سے اس ادارے کا بام عروج پر پہنچا دیا ہے

**اشاعتی خدمات:**

(شعبہ اردو، الہ آباد یونیورسٹی سے وابستہ) قومی اردو کونسل کے بارے میں علی احمد فاطمی کہتے ہیں:

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

"قومی کونسل برائے فروغ اردوزبان ملک کا واحد لسانی اور ثقافتی ادارہ ہے۔ جس نے سال ہا سال سے ہندوستان کی سب سے زیادہ بولنے والی زبان اردو کو مختلف طریقوں سے فروغ دینے اور اس کی ہمہ گیر تشہیر کے لیے قابل تحسین کام انجام دیے ہیں۔اس ادارے نے غالباً پہلی بار اردوزبان کی وساطت سے ایسے ایسے موضوعات اور مضامین کو تحقیق اور تلاش کے دائرے میں شامل کیا ہے۔ جس کی طرف بہت کم توجہ دی گئی تھی۔اس کا مثبت نتیجہ یہ ہے کہ آج کونسل کی بدولت اردو داں لوگوں کے سامنے رنگا رنگ اور متنوع مواد کے خزینے موجود ہیں۔جن میں ادبیات کے علاوہ سائنس ،طب ،فلکیات،ماحولیات ٹیکنالوجی،لسانیات،سیاسیات،معاشیات،تاریخ وتمدن اور اسی نوع کا بے حساب مطالعاتی سرمایہ موجود ہے۔" (۵)

پروفیسر نورالحسن صاحب کی درخواست پر اردو کے نفاذ اور ترویج کے لیے ایک ادارے کے قیام کا اصولی فیصلہ کیا گیا اور اس ادارے کا نام ترقی اردو بورڈ رکھا گیا جو 1969ء میں قائم ہوا تھا۔یہ بورڈ مشاورتی کمیٹی پر مبنی تھا۔اس کے وائس چیئر مین پروفیسر مجیب تھے۔بعد ازاں مسز اندرا گاندھی نے اردو کے فروغ کے مکانات کا جائزہ لینے کے لیے گجرال کمیشن قائم کیا تھا جس کی سفارشات میں سے ایک یہ بھی تھا کہ اردو کی ترقی کے لیے قومی سطح کا ایک ادارہ معرض وجود میں لایا جائے۔اسی کے پیش نظر ترقی اردو بیورڈ کے قیام کا فیصلہ کیا گیا جس کی بنیاد 16 جون 1973ء میں پڑی۔دو برس بعد 5 نومبر 1975ء کو اسے ایک ماتحت سرکاری ادارے کا درجہ ملا 1980ء میں شمس الرحمان فاروقی اس کے ڈائریکٹر بنائے گئے جب اندر کمار گجرال وزیر اعظم ہوئے تو انہوں نے اس کو نوڈل ایجنسی کا درجہ دے کر اس کا موجودہ نام قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان (National Council for promoted of Urdu Language ,NCPUL) کر دیا اس ادارے کا باضابطہ قیام یکم اپریل 1996ء میں عمل لایا گیا۔یہ وطن عزیز بھارت میں اردو کا سب سے اہم اور سب سے بڑا ادارہ ہے جو وزارت ترقی انسانی وسائل کے زیر نگرانی کارہائے نمایاں سر انجام دے رہا ہے۔ادارے کا مرکزی دفتر دہلی میں واقع ہے اس ادارے کا ذکر ہی محبان اردو میں فرحت وانبساط کا سرچشمہ ہے۔اس کی وجہ وہ ہمہ جہت اور بے لوث خدمات ہیں جو اس ادارے نے اردوزبان وادب کے فروغ کے سلسلے میں انجام دی ہیں۔اس ادارے نے اردو اور اردو والوں کی امیدوں کی جدید فکر اور نئی جہت عطا کی اس کی خدمات سے فیضیاب ہونے والے وہ تمام اہل اردو ہیں جو دنیا کے مختلف خطوں میں رہتے ہیں خصوصاً اردو دنیا جو کل تک اردو کو روزگار سے جوڑے ہوئے تھی۔اسے شکایت تھی اس کی قدیم کتابیں اور مخطوطات کو گوداموں میں دیمک چاٹ رہی ہے جن کا کوئی پرسان حال نہیں۔تو ایسے میں اس ادارے نے نہ صرف اردو کو روزگار سے جوڑا بلکہ ادبی، اخلاقی، سماجی، نفسیاتی، سیاسی، ثقافتی، معاشی اور طبی حتیٰ کہ تمام ہی موضوعات جو اردو کی ترویج واشاعت میں سنگ میل کی حیثیت رکھ سکتے تھے۔

اس کی تدوین وتالیف کا کام مکمل کر کے اسے سستے داموں پر اشاعت کے مرحلے سے گزار کر پوری دنیا کے اردو قدر دانوں تک پہنچانے کا بیڑا اٹھایا۔اگرچہ ادارہ خود تالیفی کام نہیں کرتا۔لیکن اس کے لیے پراجیکٹس اور مالی تعاون ضرور فراہم کرتا ہے۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے قیام کا مقصد اردو زبان کا فروغ ترقی اور نشو نما کے ساتھ ساتھ اردوزبان کو سائنسی اور تکنیکی شعبوں سے جوڑ کر اسے دور جدید کے جملہ شعبوں میں اردو کے موثر کردار کو بحال کرنا ہے۔اس علاوہ حکومت ہند کو اردو کے سلسلے میں مشورے اور ہدایات دینا بھی ادارے کا مقصد ہے تاکہ اردو کے فروغ کی کوششیں صحیح سمت میں کی جاسکیں۔اردو تعلیم و تعلیمی ادارے تعلیمی ترقی کے ساتھ اردو کی کتابوں کی تالیف و اشاعت وتراجم کمپیوٹر اور دیگر جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے فروغ اردو وغیرہ اس ادارے کی بنیادی مقصد ہیں۔اس ادارے نے اپنی مسلسل کوششوں سے مختصر عرصے میں ہی اردو زبان وادب کے فروغ میں وہ کارنامے انجام دیے جس کی مثال بہت کم ہے۔اردو زبان میں ادب کی اشاعت کے ساتھ ساتھ سائنس اور جدید علوم کے دیگر شعبوں سے متعلق کتابیں بچوں کی ادبی اور نصابی کتابیں حوالہ جاتی کتابیں انسائیکلوپیڈیا لغات وغیرہ شائع ہو چکے ہیں۔اردو ادب اور زبان کے سلسلے میں مختلف تحقیقی تنقیدی اور تحقیقی کتابوں کی اشاعت نئے اور پرانے لکھنے والوں کو نئی کتابیں چھپوانے کے لیے مالی معاونت کرنا الحمد اللہ جاری ہے۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے اغراض و مقاصد میں ترجیحی مقاصد اس طرح ہیں۔

ا۔ اردو زبان کے ذخیرے میں اضافے کے لیے مختلف شعبوں اور علوم کی تکنیکی اصطلاحات کو جمع کرنا اور ان کی تدوین کرنا۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615
Vol.4 No.3 2021

۲۔ اخبارات ورسائل کی اشاعت اور اس کے لیے اعداد مہیا کرانا اگرچہ کونسل خود کوئی اخبار جاری نہیں کرتا۔لیکن وطن عزیز سے شائع ہونے والے اردو اخبارات کو مالی مدد فراہم کرتا ہے۔

۳۔ وقتاً فوقتاً ملک اور بیرون ملک مطبوعات کی فروخت اور ان کی نمائش کا انتظام کرنا۔

۴۔ گھر بیٹھے کونسل کی کتابوں کی فراہمی کے لیے موبائل وین کا انتظام کرنا۔

۵۔ اردو زبان کی ترقی کے مد نظر کمپیوٹر کورسز کو فروغ اور ترقی دینا تاکہ ترقی یافتہ ٹیکنالوجیکل تقاضوں کو پورا کیا جاسکے۔

۶۔ انگریزی اور ہندی اور دوسری ہندوستانی زبانوں کے ذریعے اردو زبان کی تعلیم کے لیے اسکیم اور پروجیکٹ تیار کرنا اور انہیں نافذ کرنا جس میں فاصلاتی کورس کے ذریعے تعلیم بھی شامل ہے۔

۷۔ اردو زبان کے فروغ اور ترقی کے لیے ریاستی حکومتوں اور دوسری ایجنسیوں سے رابطہ کرنا۔

۸۔ ریاستی اردو اکادمیوں کی سرگرمیوں میں معاونت کرنا۔مختلف نایاب وکمیاب اردو کتابوں کی از سرنو ترتیب واشاعت۔

۹۔ کونسل کے درج بالا مقاصد کو پورا کرنے کے لیے دیگر سرگرمیوں کو بھی شامل کرنا۔

اُردو کو غیر اردو داں تک پہنچانے کی ذمہ داری اور اس کے لیے ماحول کو ساز گار کرنا غیر اردو داں طبقے کو اردو سکھانے اور اسکی ہمت کے لیے رائے عامہ کو ہموار کرنا اس ادارے کا بہت بڑا کارنامہ ہے اس مقصد کے لیے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان دوہنامہ اور ایک سہ ماہی رسالہ پابندی سے شائع کررہا ہے جو اس طرح ہیں ماہنامہ اردو دنیا ماہنامہ بچوں کی دنیا اور سہ ماہی فکر و تحقیق ان تینوں رسالوں کے حوالے سے ڈاکٹر عبدالحیٔ نے اپنی کتاب ادبی صحافت آزادی کے بعد میں تفصیل سے اظہار خیال کیا ہے۔ان کے بقول قومی اردو کونسل کا رسالہ اردو دنیا جو قومی اردو کونسل کے خبرنامے کے طور پر نکلتا تھا پہلی یہ رسالہ سہ ماہی تھا بعد میں اسے ماہانہ بنا دیا۔اردو دنیا کا شمارہ نئے دم خم کے ساتھ پہلی بار جولائی تا ستمبر 1997ء میں شائع ہوا تھا۔اس رسالے میں اردو زبان وادب کے حوالے سے مضامین و نگارشات شائع کی جاتی ہیں کتابوں پر تبصرے بھی شائع ہوتے ہیں۔اردو تعلیم اور اردو تحقیقی و تنقید کی سمت و رفتار کے علاوہ طلبا کو تعلیم کی جانب راغب کرنے کی کوششوں میں مصروف یہ رسالہ اپنے منفرد و انداز کے لیے جانا جاتا ہے۔
کونسل کی انفرادی خوبیوں کے بارے میں "اردو دنیا" میں اپنے مضمون ادب،اطفال اور بچوں کی دنیا میں زرنگاریوں ارقام کرتی ہیں:

> "بچوں کی دنیا میں اہم خوبی یہ ہے کہ اس میں دور جدید کے بچوں کے ذہنی تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے انہیں پسیلکرنے والے کارٹون،کامکس اور گرافکس کی کثرت ہے جو مواد کو مزین و دلکش بھی بناتی ہے اور اسے صفت مقناطیسیت بھی عطا کرتی ہے" (۶)

اگست 2011ء سے اس رسالے کو بڑے سائز میں پورے رنگین صفحات پر شائع کیا جانے لگا ہے۔یہ رسالہ اپنی منفرد پیش کش بہترین طباعت اور خوبصورت و دیدہ زیب گیٹ اپ اور نئے موضوعات پر مبنی مضامین کے لیے جانا جاتا ہے۔یہ رسالہ اپنی منفرد پیش کش بہترین طباعت اور خوبصورت و دیدہ زیب گیٹ اپ اور نئے نئے موضوعات پر مبنی مضامین کے لیے جانا جاتا ہے۔اہم شاعروں ادیبوں پر خصوصی گوشے شائع کیے جاتے ہیں۔کور اسٹوری کے تحت نئے موضوعات پر مضامین کی اشاعت اس رسالے کی اہم خوبی ہے۔اس میں زیادہ تر ادبی تحقیقی و تنقید سے متعلق مضامین شائع ہوئے ہیں۔داغ دہلوی فیض مخدوم منٹو میراجی نئی غزل نئے افسانے نئی نظم اور ناول پر خصوصی اشاعتوں رسالے کے وقار میں اضافہ کردیا ہے۔یہ کہنا بے جانہ ہو گا کہ مطبع منشی نول کشور نے جس طرح انیسویں صدی کے سرمائے کو محفوظ کیا قومی اردو کونسل بھی اس عہد میں اردو کتابوں کی اشاعت اور حفاظت میں وہی رول ادا کررہی ہے مگر مطبع نول کشور ذاتی تجارت کی غرض سے قائم کیا گیا تھا جبکہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان خالص اردو کو فروغ دینے والا سرکاری ادارہ ہے اس کا کوئی تجارتی مقصد نہیں ہے جب مکتبہ جامعہ اپنی آخری سانس لے رہا تھا اس وقت اس ادارے نے مکتبہ کے 400 ٹائٹل (ہر ایک ٹائٹل کی گیارہ گیارہ سو کاپیاں)مفت چھاپ کر جامعہ کر دیں جو نہ صرف مکتبہ جامعہ کے احیا کا ذریعہ بنا بلکہ اس طرح سینکڑوں کتابیں جو دیمک کی نذر ہو جاتیں بچ گئیں۔
اس کے علاوہ بھی اس ادارے نے اردو کے مختلف اداروں کو سہارا دے کر اسے بچانے کی بھرپور خدمات انجام دیں ہیں اہل اردو کی پیاس اور اردو کے سرمایہ ادب کی حفاظت کی خاطر اس ادارے نے انگریزی اصطلاحات کے لیے اس کے متبادل یعنی اردو کی اصطلاحات پر بہت ہی وقیع کام کیا۔لغات تیار کی گئیں اور ایرانی لغات کی نئے

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

سرے سے طباعت کو یقینی بنایا گیا تعلیمی اداروں کے لیے اردو کا نصاب تیار کیا کمپیوٹر کورسز اور اس کا نصاب اردو میں تیار کر کے ہزاروں طلب و طالبات کو ملازمت کے لائق بنایا اور اردو کا رشتہ روزگار سے استوار ہوا اس طرح اردو کے جدید طریقہ کار کے ساتھ قدیم و جدید اردو کتابوں کی طباعت کا کام عمل میں آیا قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے موجودہ ڈائریکٹر انتہائی فعال، متحرک اور بین الاقوامی شہرت یافتہ ہیں۔ آپ معروف نقاد سابق صدر شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی ہیں۔ ان کی بلند حوصلہ نیک نیتی اور وسیع بصیرت کو دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ یہ ادارہ مستقبل میں ماضی اور حال دونوں سے بہتر کام سرانجام دے گا اردو کے مستقبل کو مزید تابناک بنائے گا جس سے چار دانگ عالم میں محبان اردو کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہو گا قابل ذکر ہے کہ اردو کے فروغ و اشاعت کے حوالے سے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی خدمات صرف بھارت ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے اہل اردو کے لیے ایک سرمایہ افتخار ہے۔ اب تک قومی کونسل نے (1300) سے زائد کتابیں شائع کی ہے۔ اس کے علاوہ ڈپلومہ ان کمپیوٹر اہل کمیشن بزنس اکاؤنٹنگ اور ملی لنگول ڈی ٹی پی کمپوٹر

(Computer in Dilama Multilingunt Accountining (DTP) Bilama (Applications) کے فل ٹائم کورسز ایسے پروگرام ہیں۔ جو اردو والوں کو سیدھے روزگار سے جڑنے کا موقع فراہم کر رہے ہیں۔ اب تک اس کے تقریباً دو لاکھ طالب علموں کو ڈپلوما کورس کی ڈگری دی جاچکی ہے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ ڈیڑھ لاکھ سے زائد طالب علموں کو اس سے روزگار بھی ملا ہے۔ یہاں کیلی گرافی اور گرافات ڈیزائن کورس بھی طلبہ میں اہلیت پیدا کر رہے ہیں جو قابل ستائش ہے اس ادارے سے فی الوقت تقریباً 2800 طلبا جڑے ہوئے ہیں اور اس سے ان لوگوں کو روزگار بھی ملے ہیں قومی اردو کونسل کی فاصلاتی تعلیم کے تحت اردو ڈپلوما کورس میں تقریباً 74000 طالب علموں نے داخلہ لیا ہے یہ سب کورس مکمل کر رہے ہیں یہ تمام اسکیمیں ستائش کی مستحق ہیں امید ہے کہ ان اقدامات سے نئی صبح اور کچھ نئی شروعات ہو گی اور نہ صرف اردو زبان و ادب کی افادیت میں اضافہ ہو گا بلکہ آنے والی نسلوں کو اردو زبان میں ہی جدید اطلاعات و ٹیکنالوجی کے علاوہ دیگر علوم و فنون کو اپنی زبان میں ہی پڑھنے سمجھنے اور سیکھنے کا موقع میسر آئے گا۔ قومی اردو کونسل کی خدمات کو دیکھتے ہوئے اردو زبان کونسل کے زوال کی بات محض ایک معروضہ ہے اس کا اعتراض خود حکومت وقت کے مرکزی وزیر برائے فروغ انسانی وسائل 6 اگست 2016 کو راجیہ سجاد میں کر چکے ہیں انہوں نے کہا تھا کہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے لیے اس کے منصوبے اقدامات اور لائحہ عمل قابل ستائش ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ وسیع تر پیمانے اور مختلف سطحوں پر قومی اردو کونسل اردو زبان کو ترویج و اشاعت کے لیے بہتر خدمات انجام دے رہا ہے ساتھ ہی وزیر موصوف نے کونسل کی تفصیلات سے بھی ایوان کو باخبر کیا تھا جو یقیناً اس ادارے کی حسن کارکردگی اور عظمت کی دلیل ہے۔

قومی اُردو کونسل نے ہر موضوع پر کتابیں ترتیب و تالیف کر کے یا ماہرین سے کروا کر عوام و خواص کی خدمت میں پیش کی ہیں جن میں لغات کے میدان میں جدید اردو لغت، نور اللغات کا جدید ایڈیشن، اردو سے انگریزی، انگریزی سے اردو لغت، سائنسی و تکنیکی اصطلاحات، فرہنگ اصطلاحات، انسانیات، فرہنگ اصطلاحات، حیوانیات ، فرہنگ، اصطلاحات ریاضیات، فرہنگ اصطلاحات، فلسفہ نفسیات اور تعلیم فرہنگ اصطلات کیمیا، فرہنگ اصطلات لسانیات، فرہنگ اصطلات معاشیات، فرہنگ اصطلاحات نباتات، فرہنگ تاریخ و سیاسیات وغیرہ پر کام کر کے زبان کے عصری تقاضوں کو بھی پورا کیا۔ 2016ء کے اواخر میں فرہنگ آصفیہ کا ایک جدید ایڈیشن شائع کیا۔ اس کے علاوہ تحقیق و تنقید پر مبنی کتابیں، لسانیات، سیاسیات، تعلقات عامہ جغرافیہ وغیرہ موضوعات پر قابل قدر کتابیں شائع کی گیس نیز عربی ادب عربی ڈپلومہ اور اردو ادب پر بہترین کتابیں تیار کر کے اہم علمی ضروریات کو اس ادارے نے پورا کیا۔ اردو کے نفاذ اور ترویج کے لیے املائی اور موز و اوقاف کے مسائل پر کتابیں مختلف اضافہ پر کتابوں کے ساتھ ساتھ خطاطی، اردو رسم الخط، فن تدوین، ترجمہ، ادبی اور اور غیر ادبی موضوعات پر سینکڑوں کتابیں اور مختلف موضوعات پر سیمینار اور تربیتی ورک شاپ منعقد کرتی ہے اور ادبی سرگرمیوں کے لیے مالی معاونت بھی فراہم کرتی ہے۔ جس سے طلبہ اساتذہ اور اردو سے جڑے افراد کو اپنے تحقیقی کاموں میں مدد ملتی ہے۔ جو اردو کی ترویج کا سبب ہے اس کے علاوہ بھی کئی منصوبوں پر زبان کا مسئلہ، سائنسی موجودات ادارے کی ترجیحات میں شامل ہیں۔ قومی اردو کونسل رائج مختلف فنون جیسے علم طلب (میڈیکل سائنس) علوم ہندسہ (انجینئرنگ) علوم ریاضی (اکاؤنٹنسی) وغیرہ جیسے اہم علوم کی تعلیم و تدریس مادری زبان میں فراہم کرنے کے وسائل کا مکمل بندوبست کیا ہوا ہے۔

ماہرین تعلیم اس بات پر متفق ہیں کہ تعلیم اگر مادری زبان میں دی جائے تو طالب علم کا سمجھنا نسبتاً آسان ہو جاتا ہے ادارے نے اس اہم ضرورت کی جانب خاص توجہ دی ہے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نے اہم طبی موضوعات اور طب سے متعلق نصابی کتابوں کو ترجیحی طور پر شائع کرنے کی ضرورت محسوس کی ہے جو قابل ستائش

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

ہے۔ایک اطلاع کے مطابق قومی اردو کونسل کے زیر اہتمام بیس سے زائد مضامین پر طبی نصاب تیار کرنے کی پیش رفت ہوئی ہے جس میں مختلف باب کے لیے الگ الگ ماہرین کی مدد لی جارہی ہے۔ آدھے سے زیادہ حصوں کو پورا کر لیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں کئی کتابیں جلد منظر عام پر آجائیں گی۔

اس کے علاوہ ماہرین طب سے متعلق بھی کتابیں موجود ہیں کونسل انہیں حوالہ جاتی کتب کی صورت میں شائع کرے گی تاکہ طلبہ زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں۔

اب تک کئی ادبی علمی اور تاریخی کتابیں شائع ہو کر علمی ادبی اور نصابی ضروریات پورا کر رہی ہیں اس قومی ادارے نے جہاں زبان کے ذیرہ کو یکجا کرنے کا انقلابی کام سر انجام دیا وہیں۔ذرائع ابلاغ، صحافت، ٹیلی وژن اور ریڈیو کے حوالے سے میڈیا کے موضوع پر عمدہ کتابیں طلبہ اور عوام کے لیے فراہم کیں اس کے علاوہ مختلف کلیات کی ترتیب و تدوین مکمل کر کے اردو کے سرمائے کو محفوظ کیا اس طرح یہ ادارہ اردو قارئین کے لیے برسوں کی پیاس سے میزابی کا سبب بنا۔کلیات کے علاوہ شعر کے دواوین ہیں اور رسالے جو ایک عرصہ سے ناپید تھے اس کی اشاعت کو یقینی بنایا گیا تذکرہ، ناول، افسانے غرض کہ تمام ادبی اصناف اور انسائیکلوپیڈیا وغیرہ پر معیاری اور مستند کتابیں شائع کر کے بہت وقیع اور لائق تحسین کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں گویا یہ اہل اردو پر ایک عظیم احسان ہے اور تمام اہل اردو کا اخلاقی فریضہ ہے کہ سب مل کر شانہ بہ شانہ ادارے کی بقا اور اس کی مزید ترقی میں معاون ہوں تاکہ یہ سلسلے ہمیشہ جاری و ساری رہے اور تشنگان علوم اس کے سرچشموں سے سیراب ہوتے رہے۔

**قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، انڈیا:**

## 1.1 اہم مراحل

ہندوستان کے کثیر لسانی و تہذیبی کردار کے پیش نظر حکومت ہند کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ وہ تمام زبانیں جو آئین کے شیڈول میں شامل ہیں ان کی بقا، فروغ اور توسیع کے لیے کارگر اقدامات کیے جائیں اس پالیسی کے تحت ملک بھر میں مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے ماتحت اداروں کے ذریعے اسکیمیں اور پروجیکٹس نافذ العمل ہیں جو ہندوستان کے متنوع لسانی منظر نامے کو مزید رنگ روغن عطا کرتے ہیں ایسے بے شمار ادارے اپنے اپنے دائرے کے تحت اس آئینی فریضے کو انجام دینے میں مصروف ہیں ۔قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان بھی حکومت ہند کا ایسا ادارہ ہے جو اردو زبان کے فروغ سے متعلق اپنے فرائض کو انجام دینے میں پوری مستعدی کے ساتھ روبہ عمل ہے

قومی کونسل برائے فروغ اور زبان کی تخصیص یہ ہے کہ مرکزی حکومت کا یہ واحد ایسا ادارہ ہے جو قومی سطح پر اُردو کو فروغ دینے اور اسے عہد جدید کے بدلتے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے سے متعلق نو بہ نو اسکیموں اور منصوبوں کے ذریعے اپنے نشانے کو حاصل کرنے کی سمت میں گامزن ہے اور اپنی نمایاں کارگردی کے ذریعے ملک گیر سطح پر اپنی شناخت قائم کرنے میں کامیابی حاصل کی گئی گذشتہ دہائیوں میں جس تیزی کے ساتھ سائنس اور ٹیکنالوجی کی سطح پر انقلابات رونما ہوئے ہیں وہ جہاں تجدید کاری کے نقطہ نظر سے خوش آئند ہیں وہی یہ انقلابات ہمارے لیے چیلنج بھی ہیں کہ کس طرح ہم اپنی تہذیب و ثقافت اور زبان و ادب کو ان نئے بدلتے تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ کریں اس لحاظ سے یہ لازم ہے کہ ہمارے ادارے ایسے چیلنجز کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی منصوبہ بندی کریں اور روایتی ڈگر سے ہٹ کر Innovative اسکیموں کے ذریعے مستقبل میں نہ صرف زبان و ادب کی بقا اور توسیع کو ضمانت عطا کریں بلکہ اس کے رشتے کو روزمرہ کی ضروریات اور روزی روٹی کے حصول کے ساتھ مربوط ہم آہنگ کر سکیں

قومی اُردو کونسل کے حوالے سے یہ بات پورے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ یہ ادارے قومی سطح پر حکومت ہند کی نوڈل ایجنسی کے طور پر بدلتے عصری تقاضوں سے ہم آہنگ منصوبے اور اسکیمیں وضع کرنے اور ان کے نفاذ کو یقینی بنانے کے سمت میں پوری تندہی کے ساتھ گامزان ہے یوں تو اپنے قیام کے وقت سے ہی یہ ادارہ ایسی کوششوں میں مصروف رہتے ہیں۔لیکن گذشتہ چند برسوں میں عصری تقاضوں اور نئی ٹیکنالوجی کے ساتھ اردو کو جوڑ کر اسے اہم تعلیمی وسیلہ بنانے کے ساتھ ساتھ حصول معاش کے وسیلے کے طور پر توسیع دینے کی سمت میں جو کارگرد اقدامات کیے گئے ہیں۔(فاؤنڈر چیئر مین مرکز ادب و سائنس) سجاد ارقام کرتے ہیں:

> "قومی اردو کونسل نے جدید ٹیکنالوجی اور علم و ادب کے تعلق سے اہم کارنامہ انجام دیا ہے۔کونسل نے اردو کو انفارمیشن ٹیکنالوجی جیسے عملی اور نظری اعتبار سے جوڑا ہے۔اردو آبادی کو فکری و ذہنی طور پر عملاً روزگار کے مواقع فراہم کیے ہیں۔اردو زبان و ادب جسے فلم کے نغموں اور تفریح تک محدود کر دیا گیا تھا۔قومی اردو کونسل نے اردو کے فروغ کی کوشش کرتے ہوئے اس زبان میں مختلف علوم و فنون پر کتابیں شائع کی ہیں۔" (۷)

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

اس کے خاطر خواہ نتائج بر آمد ہو رہے ہیں سر دست قومی کونسل برائے فروخت اردو زبان کے تحت ایسے متعدد پروگرام اور اسکیمیں جاری ہیں جو قومی سطح پر اردو تعلیم حاصل کرنے والوں کے لیے نئے دروازے کھولتی ہیں ایسے متعدد مراحل میں سے چند کی تفصیلات حسب ذیل ہیں
:اسکیم برائے کمپیوٹر اپلی کیشن بزنس اکاؤنٹنگ اینڈ ملٹی لنگول ڈی سی پی (ABA-MDTP)ڈپلومہ کورس اس اسکیم کے تحت طلبہ کو ایک ڈپلومہ کورس کا سرٹیفکیٹ عطا کیا جاتا ہے اس کورس کو اس طرح ڈیزائن کیا گیا ہے کہ اردو کے طلبہ و طالبات تیزی سے فروغ پاتے Information Technology سے متعلق علم میں تکنیکی مہارت حاصل کر کے اپنے کیریئر کو روشن بنا سکیں۔

National Institute of Electronics and information Technology (NELIT), Under Ministry of communication & information technology court. Of India

کے O"Level" کورس پر مبنی بزنس اکاؤنٹنگ (ٹیلی) اور ملٹی لنگول ڈی ٹی پی جیسے عصر حاضر میں ملازمت کے لیے ضروری مہارت والے نصاب اس کورس کے دائرے میں شامل ہیں تا کہ اس کی بنیاد پر طلبا و طالبات کو مختلف النوع سطح پر اپنی صلاحیت اور مہارت کو فروغ دینے میں مدد مل سکے اور ان کے لیے کریئر کے مختلف الجہات امکانات روشن ہو سکیں اس کورس سے فارغ شدہ طلبا و طالبات کو

Junior Programme, Visual Web Designer EDP assistant Account Assistant Lab demonstrator office and DTP operator, Designer Assistant

جیسی ملازمتیں حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے ایسی کورس والے طلبا و طالبات اس کورس کے ساتھ ساتھ INEIT کے CCC اور O"Level" کورس کے امتحانات بھی دے سکتے ہیں اور سرٹیفکیٹ حاصل کر سکتے ہیں اس وقت ہندوستان کے 26 صوبوں کے 197 ضلعوں میں کمپیوٹر کے 425 مراکز قائم ہیں جہاں تقریباً 23000 طلبا و طالبات تعلیم حاصل کر سکتے ہیں اس کورس کا آغاز یعنی 1999 سے لے کر اب تک 103107 طلبا و طلبات جن میں بہت سے طلبہ و طالبات یہ ڈپلومہ حاصل کر چکے ہیں۔ یہ اسکیم قومی سطح پر سب سے زیادہ کارگر اسکیم تسلیم کی گئی ہے۔ یہ اپنی نوعیت کا واحد ایسا کورس ہے جو

Technology Business Systems Information Web Application Programming Through C Language, Financial Accounting, ICT

کا احاطہ کرتا Multilingual DTP ہے اس کورس میں اردو سافٹ ویئر کی Resource اور تعلیم پر خاص توجہ دی جاتی ہے تا کہ طلبا و طالبات انگریزی و ہندی کے ساتھ ساتھ اردو کی ٹائپنگ میں بھی مہارت حاصل کر سکیں۔ اس کورس کا کرنا لازمی ہوتا ہے۔ اس کورس کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لیے IT کے ساتھ ساتھ اردو سافٹ ویئر اور اردو ڈپلومہ میں علیحدہ علیحدہ طور پر پاس ہونا ضروری ہوتا ہے۔ کونسل کی جانب سے اس کورس کو ڈیزائن کرنے میں اس بات لحاظ رکھا گیا کہ سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں کمپیوٹر سے متعلق مہارت اور ملازمت کے لیے اردو طلبا و طالبات کو ہر طرح سے ٹرینڈ کیا جاسکے تا کہ اس کورس کی تعلیم حاصل کر کے وہ خود کو بارو زگار بنانے میں کامیابی حاصل کر سکیں۔ اس کورس کی کامیابی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ملک کے وسیع و عریض خطے میں پھیلے قومی کونسل کے کمپیوٹر مراکز سے فارغ شدہ طلبا و طالبات کی کثیر تعداد مختلف حیثیتوں سے سرکاری و غیر سرکاری اداروں میں بر سر روزگار ہیں۔

## 1.2 اسکیم برائے کیلی گرافی و گرافک:

ڈیزائنگ: کیلی گرافی یا خطاطی کا فن اردو زبان سے وابستہ ایک ایسا فن ہے جو اسے دیگر ہندوستانی زبانوں میں امتیازی شان عطا کرتا ہے اردو میں یہ فن وراثت کے طور پر عربی اور فارسی زبانوں سے در آیا ہے اس فن کی بدولت اردو زبان نے تحریری طور پر ہر عہد میں حسن و جاذبیت کے عفر کو اپنے اندر سمیٹنے کی کوشش کی ہے اس فن کی بدولت کتابوں و رسالوں کی تزئین و ڈیزائنگ اور مختلف نوعیتوں کی تقاریب کے موقع پر شائع ہونے والے دعوت نامے بینز پوسٹر سے متعلق تحریروں میں زینت و حسن پیدا ہوتا ہے۔ گرچہ متدادِ زمانہ کے ساتھ یہ فن بے توجہی کا شکار ہوتا گیا اور حالت جہاں تک پہنچی کہ اس فن کے ماہرین ہندوستان میں خال خال ہی بچ گئے ہیں قومی اردو کونسل نے اس

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

فن کی وقعت اور قدر تسلیم کرتے ہوئے ملک کے 11 صوبوں کے 33 ضلعوں میں 45 مراکز قائم کیے ہیں جہاں کیلی گراف و گرافک ڈیزائن کے دو سالہ کورس کی تعلیم دی جاتی ہے اس کورس کے ذریعے نہ صرف اس فن کو نئی زندگی ملی ہے بلکہ لوگوں میں اس فن کی قدر دانی کا جذبہ بھی پروان چڑھا ہے۔

آج نئی نسل کی ایک کثیر تعداد یعنی 1125 طلبہ و طالبات کونسل کے 45 مراکز میں اس فن میں مہارت حاصل کر رہے ہیں خطاطی کے فن کی نا صرف تاریخی اہمیت اور وقعت ہے بلکہ عصر جدید میں بھی نئی ٹیکنالوجی کے ساتھ فن کو ہم آہنگ کر کے اسے بے حد کار آمد اور روزگار فراہم کرنے والا فن بنایا جا سکتا ہے بالخصوص گرافک ڈیزائنگ کے ساتھ اس فن کی ہم آہنگی خطاطی کے نئے پہلوؤں کو جاگر کرتی ہے لہذا قومی اردو کونسل خطاطی کو گراف ڈیزان کے ساتھ جوڑ سکتی ہے مستقبل میں اس فن کو کمپیوٹر کے ساتھ جوڑ کر اسے مزید وسعت دینے کا پروگرام ہے تا کہ روزگار کے مواقع زیادہ سے زیادہ فراہم ہو سکیں اس کورس سے فارغ شدہ طلبات اردو، اخبارات، رسالے کتب انڈسٹری اور ایڈور ٹائزنگ ایجنسی کے علاوہ وہ دعوت نامے بینر بوسٹر وغیرہ تیار کرنے والے شعبوں میں ملازمت حاصل کرتے ہیں یا خود اپنا نجی کاروبار شروع کرتے ہیں

### 1.3 اسکیم برائے فروغ روایتی صنعت و حرفت:

ترقی انسانی وسائل کی اسکیم National Vocational Equation Qualification Frame work (NVEQF) کے تحت قومی اردو کونسل نے اردو آبادی والے علاقوں میں ایسے کورسز شروع کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے جن سے روایتی صنعت و حرفت سے وابستہ افراد کو جدید تکنیکی وسائل کے استعمال کی تربیت دی جا سکے تا کہ ختم ہوتی ایسی صنعت و حرفت کو بقا و تحفظ عطا کیا جا سکے تا کہ تکنیک کے استعمال کے ذریعے ایسے صنعت و حرفت سے وابستہ افراد کے لیے روزگار کے بہتر مواقع فراہم کیے جا سکیں اسکیم کے تحت قومی اردو کونسل نے پیتل دست کاری اسکیم کا کورس (مراد آباد) پیپر معاشی کا کورس (کشمیر) چینی مٹی کے برتن بنانے کا کورس (خواجہ) زری زردوزی کا کورس (بریلی) وغیرہ سے متعلق صنعت و حرفت والے علاقوں کی شناخت کر کے ایسے تربیتی مراکز کھولنے کا منصوبہ پر عمل پیرا ہے جن سے ان صنعت و حرفت کو نئی زندگی عطا کی جا سکے گی اور اردو بولنے والی آبادی کو روزگار کے بہتر مواقع حاصل ہو سکیں گے ان کورسز کے علاوہ کونسل تورزم اور ٹربیونل اور (Creative Writing) کا کورس اور ترجمہ کا کورس وغیرہ شروع کرنے کا منصوبے بھی تیار ہیں۔ ان تمام کورس کے علاوہ کونسل ٹورزم اردو میڈیم کے ذریعے چلائے جا رہے ہیں۔ کونسل کی یہ کوشش ہے کہ پیپر معاشی کا کورس اور پیتل دستکاری وغیرہ کو عملی جامہ پہنایا جا سکے۔ قومی اردو کونسل نے مذکورہ کورسز کے ساتھ اردو ڈپلومہ کورس کو بھی لازمی طور پر منسلک کیا ہے تا کہ اس طرح کی صنعت و حرفت سے وابستہ افراد اردو تعلیم بھی حاصل کر سکیں اور آنے والی دشواریوں کو دور کر سکیں اس منصوبے کے نفاذ سے اردو اور آبادی اپنی صنعت و حرفت سے وابستہ افراد کے روشن مستقبل کو ضمانت دی جا سکے۔

### اسکیم برائے اکیڈمک پروجیکٹس:

اکرام الدین رقم طراز ہیں

> "اردو نے اپنا ادبی سفر شروع کیا تو تحریر بھی اسے محفوظ کرتی گئی اور آج اردو کتابوں کے عظیم ذخیرے پر ہم فخر کرتے ہیں۔ اردو میں مختلف علوم و فنون کی کتابوں کو منتقل کرنا اور معیاری تحریروں کو پکی روشنائی عطا کر کے اردو حلقوں تک پہنچانا کونسل کی اہم ذمہ داری ہے۔" (۸)

کونسل کے مقاصد میں اردو زبان اور ادب کا فروغ چونکہ بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ لہذا کونسل اردو زبان و ادب کی توسیع و تشہیر اور اس کے فروغ کی سمت میں دیگر اہم اقدامات کے ساتھ ساتھ اردو زبان میں کتابوں کی اشاعت بالخصوص اردو زبان میں کتابوں کی ادب کی تاریخ، معیاری ادبی متون، نادر کلاسیکی ادب پارے، نصابی کتب سے متعلق متون اور لسانیات وغیرہ سے متعلق اہم اور ضروری کتابوں کی اشاعت کو ترجیح دیتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اردو لغات مختلف جدید علوم سے متعلق اصلاحی فرہنگ ذولسانی وسہ لسانی ڈکشنری انسائیکلوپیڈیا وغیرہ کو بھی کونسل اپنی اشاعتی ترجیحات میں شامل رکھتی ہے تا کہ اردو والوں کی ضرورتیں پوری کی جا سکیں علاوہ ازیں کونسل اپنی اشاعتی ترجیحات مین زبان وادب کی کتابیں کی اشاعت و ترجیحات میں زبان و ادب کی کتابوں کی اشاعت کے ساتھ اردو میں طب یونانی، قانون، سماجی علوم، سائنس و ٹیکنالوجی سے متعلق کتابوں کی اشاعت کو بھی اپنی اشاعتی ترجیحات کا اہم حصہ گردانتی ہے کیونکہ ایسی العلوم کتابوں کی اردو میں اشاعت اور اردو طلبا و طالبات اور ریسرچ اسکالر نصابی ضرورتوں کی تکمیل کے ساتھ ساتھ اردو قارئین کو دیگر علم سے واقف کرانے کا اہم وسیلہ بنتی ہے۔

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

اس ضمن میں طبع زاد کتابوں کے ترجمے اور ترتیب و تالیف وغیرہ کی سطح پر اس اسکیم کا نفاذ ہوتا ہے۔ قومی اردو کونسل نے مذکورہ بالا اسکیم سے متعلق کتابوں کے انتخاب اور اشاعت کے لیے متعدد پینل کی تشکیل کر رکھی ہے۔ جو نشان دہی کرتے ہیں جن کی اشاعت اہم تصور کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ جن اغراض و مقاصد کے لیے قومی اردو کونسل کی بنیاد رکھی گئی ان میں اردو زبان کے فروغ، اس کی ترقی و ترویج کے علاوہ ایسے اقدام اٹھانا جن سے اردو زبان میں سائنسی اور تکنیکی ترقیاتی علوم کو ترقی ملے اور حکومت ہند کو اردو زبان کے بارے میں اصلاح و مشورے دینا بھی اس کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

قومی کونسل کی ذمہ داریوں کے بارے میں ابن کنول رقمطراز ہیں

> "اردو میں مختلف علوم و فنون کی کتابوں کو منتقل کرنا اور معیاری تحریروں کو پکی روشنائی عطا کر کے اردو حلقوں تک پہنچانا ہماری اہم ذمہ داری ہے۔ کونسل نے متنوع موضوعات پر کافی کتابیں شائع کی ہیں جو اپنے عہد کی تہذیبی اقدار کی آئینہ دار ہے۔" (۹)

پینل میں شامل ماہرین کی سفارش کے مطابق ہی کونسل کتابیں شائع کرتی ہے۔ کونسل نئی نسل خصوصاً بچوں کے ادب کو بھی اپنی اشاعتی ترجیحات میں اہمیت دیتی ہے۔ اور پینل کے ماہرین کی سفارشوں پر بچوں کے لیے بھی ہر سال خاطر خواہ تعداد میں کتابیں شائع کرتی ہے اس طرح کونسل اپنے مقاصد کے تحت حتی الامکان کوشش کرتی ہے کہ اردو کے طلبا و طالبات، ریسرچ اسکالر اور قارئین ملک کی دوسری زبان کے شانہ بشانہ جدید تر علوم سے آگہی حاصل کر سکیں اور تعلیم کی مسابقتی روڈ میں بہتر مقام حاصل کر سکیں۔ درج بالا اشاعتی پروگرام کے علاوہ کونسل اردو بولنے والی آبادی کے لیے پیشہ ورانہ کورسز اور کاروباری زبان کے فروغ کے لیے پیشہ اور اسکیمیں اور پروجیکٹس چلاتی ہے اور ان سے متعلق کتابوں کی اشاعت کو اہمیت دیتی ہے جن سے اردو تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ و ریسرچ اسکالرز کو روزگار کے حصول میں آسانیاں پیدا کرتی ہیں درج بالا اسکیم اور پروجیکٹس کے تحت کونسل اب تک اردو زبان و ادب سے دیگر سماجی سائنسی اور تکنیکی علوم سے متعلق بہت سی کتابیں شائع کر چکی ہے سال رواں میں کونسل نے مختلف علوم سے متعلق اب تک بہت سی کتابیں شائع کی ہیں جن میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں

(i)۔ معاصر تنقیدی رویے، ابو لکلام قاسم

(ii)۔ کلیات رشید احمد صدیقی (جلد v تا viii): ابوالکلام قاسم

(iii)۔ تاریخ ادب اردو (جلد ix اور x): پروفیسر انصار اللہ

(iv)۔ کلیات عبد العلیم (جلد i تا ii): عابد سہیل

(v)۔ کلیات سرور جہان آبادی: کلدیب گوہر

(vi)۔ کلیات ملونت سنگھ (جلد viii): جمیل اختر

(vii)۔ ہندوستانی نظام قانون: خواجہ عبد المنتقم

(viii)۔ طلسم لکھنو: اقبال محسن

(ix)۔ اردو میڈیم: قومی کونسل اردو

(x)۔ منظر نامہ معصوم اور اجازت: گلزار

(xi)۔ ڈیوڈ کاپر فیلڈ (جلد ii): چارلس ڈکن / فضل حسنین

(xii)۔ نیکی کا انعام اور ماجد کی عقلمندی: فیروز بخت

(xiii)۔ کلیات سجاد ظہیر (جلد i) نجمہ علی باقر

(xiv)۔ کلیات سکیل الرحمٰن (جلد i، ii اور iii): عمر رضا

(xv)۔ کلیات کماریاسٹی: چندابھان خیال

Vol.4 No.3 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

غرض کہ کونسل اپنے مقاصد اور نشانے کے حصول کی سمیت میں نہ صرف پوری مستعدی اور تندہی کے ساتھ مصروف ہے بلکہ سال بہ سال نئے تقاضوں کے ساتھ ساتھ اردو بولنے والوں کو ہم آہنگ کرنے کے لیے نئی نئی اسکیموں اور پروجیکٹس کو روبہ عمل لانے میں پورے جوش اور خلوص کے ساتھ مصروف ہے۔

قومی اردو کونسل کی تصانیف کا ذکر کرتے ہوئے حمید بٹ لکھتے ہیں:

> "قومی اردو کونسل برائے فروغ اردو زبان، جامع اردو انسائیکلوپیڈیا کی سائنسی علوم پر مشتمل جلد پیش کر رہی ہے یہ انسائیکلو پیڈیا اردو زبان میں اپنی نوعیت کی پہلی علمی پیشکش ہے جس میں مختصر مگر جامع انداز میں موجودہ زمانے تک کے مختلفعلوم وفنون، مذہب و فلسفہ، تہذیب و تمدن، تاریخ و ثقافت، زبان و ادب، سائنس، و طب اور دیگر موضوعات کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔" (۱۱)

اس طرح یہ کہا جاسکتا کہ کونسل مرکزی حکومت کی نوڈل ایجنسی کے طور اپنی کارکردگی کے لحاظ سے مستقل کامیابی کی راہ پر گامزن ہے۔

## 1.4 فاصلاتی نظام تعلیم:

فاصلاتی نظام تعلیم اور اردو کونسل کے کورسز "میں قومی کونسل کے فاصلاتی نظام تعلیم کے بارے میں محمد احسن لکھتے ہیں:

> "قومی اردو کونسل اردو کا واحد خود مختار ادارہ ہے جو اردو زبان کے فروغ اور ہندوستان میں اردو ذریعہ تعلیم کے تعلق سے موثر پالیسیوں کو وضع کرنے کے ساتھفاصلاتی تعلیم کی وسعت میں اہم کردار نبھارہاہے۔ درج ذیل کورسز قومی اردو کونسل میں کروائے جارہے ہیں: 1۔ دوسالہ فنکشنل عربک ڈپلومہ 2۔ ایک سالہ سرٹیفکیٹ عربک کورس 3۔ ایک سالہ اردو کورس 4۔ آن لائن اردو لرننگ کورس خطاطی اور گرافک ڈیزائن ڈپلومہ۔ "MDTP CABA" (۱۱)

بھارت دنیا کا سب سے بڑا کثیر اللسان ملک ہے کسی ملک کی لسانی تکویت بعض اوقات کئی پیچیدگیاں پیدا کرتی ہے۔ لیکن بھارت کی پہچان اس کی کثرت میں وحدت ہے۔ دنیا کی تقریباً 17 فیصد آبادی ہندوستان میں رہتی ہے۔ آبادی کے حساب سے بھی چین کے بعد ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ جہاں اس جم غفیر آبادی کی غذا فراہمی کو یقینی بنانا ہمارے لیے ایک چیلنج ہے۔ وہیں اس آبادی کو یکساں تعلیم کے مواقع فراہم کرنا بھی ایک بڑی ذمہ داری ہے۔ در اصل اس موقف کو حاصل کرنے کے لیے بجٹ کو کئی گنا بڑھانے کی ضرورت ہے۔ یہ کمی گذشتہ کئی دہائیوں سے محسوس کی جارہی ہے یہی وجہ ہے کہ جہاں ہندوستان میں ایک طرف انفارمیشن ٹیکنالوجی، سائنس بایو ٹیکنالوجی انجینئرنگ اور دیگر تعلیمی شعبے میں نمایاں کارکردگی حاصل کی ہے تو دوسری طرف گلوب کی 34 فیصد ناخواندہ آبادی ہمارے ملک میں مقیم ہے یعنی نہ خواندگی کے لحاظ سے ہندستان دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے ہم اپنی اس کمی پر کیسے قابو پاسکتے ہیں؟ کیا ہم روایتی نظام تعلیم کے ذریعے سبھی کو اعلیٰ تعلیم کے مواقع فراہم کرسکتے ہیں یہ ایک مشکل اور توجہ طلب مسئلہ ہے اس صورت حال میں اوپن و فاصلاتی نظام تعلیم ان لوگوں کے لیے تعلیم کے موقع فراہم کرتی ہے جو مزید تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں یا جو کسی سبب سے اپنی تعلیم مکمل نہیں کرسکے یا وقت اور مواقع کی عدم دستیابی کے سبب وہ اپنی خواہش کے مطابق تعلیم حاصل نہ کرسکے۔

تعلیمی منصوبہ سازوں اور ماہرین کے درمیان اس بابت پر اتفاق رائے ہے کہ فاصلاتی تعلیم ترقی پذیر ممالک کے بہت سے تعلیمی و تربیتی مسائل کا حل ہے ہمارے سامنے فاصلاتی نظام تعلیم ایک تبادل کے طور پر ابھر رہاہے اور آج اس مقام پر ہے کہ یہ بدلتے ہوئے تکنیکی منظر نامے کے تقاضوں کو پورا کرسکے۔ اس طرح موجودہ دور کے ترقی پذیر سماج میں فاصلاتی نظام تعلیم ایک بہت ہی عمدہ آلہ کار کے طور پر سامنے آیاہے جو ہمہ گیر مساوات سماج (Egalitarian Society) کو وسیع کرنے میں ایک اہم رول ادا کررہاہے اس لیے منظر میں جب ہم ہندوستان میں فاصلاتی نظام تعلیم کی طرف نظر ڈالتے ہیں تو ایک درخشاں مستقبل دکھائی پڑتا ہے فی الوقت ہندوستان میں 16 یونیورسٹیاں ایسی ہیں جو صرف فاصلاتی طرز پر تعلیم فراہم کرتی ہیں ان میں ایک قومی سطح کی اور 13 ریاستی سطح کی یونیورسٹیاں ہیں جن کا نام اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی، وردھمان مہادیر اشتر نیتاجی سبھاش اوپن یونیورسٹی، یوپی اوپن یونیورسٹی، انزانچل اوپن یونیورسٹی اور کے کے ہائیڈیک اسٹیٹ یونیورسٹی ہیں۔ ان کے علاوہ تقریباً 150 سے زیادہ روایتی یونیورسٹیوں میں نظامت فاصلاتی تعلیم کے خصوصی شعبے ہیں جہاں فاصلاتی طرز پر مختلف اقسام کے پیشہ ورانہ اور غیر پیشہ ورانہ کورسز فراہم کیے جاتے ہیں۔

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

علاوہ ازیں ہائر سیکنڈری سطح کی تعلیم کے لیے نیشنل اوپن انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ (NIQS) ہے جو مختلف النوع پیشہ ورانہ اور غیر پیشہ ورانہ کورسز فراہم کرتی ہے ان 14 اوپن یونیورسٹیوں کے علاوہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی بھی فاصلاتی تعلیم کے میدان میں ایک اہم مقام رکھتی ہے۔ قومی اردو کونسل اردو میڈیم کے ذریعے فاصلاتی طرز پر مختلف ڈپلوما سرٹیفکیٹ کورسز پورے ملک میں ایسے تقریباً 1000 مراکز (اسٹڈی سنٹر) کے ذریعے فراہم کر رہی ہے نیز مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے ان اوپن و فاصلاتی یونیورسٹیوں کے علاوہ متعدد پرائیویٹ تعلیمی ادارے مثلاً سمبوسس یونیورسٹی CFAL اور سکم منی پال یونیورسٹی بھی ہیں جو فاصلاتی طرز کو اپناتے ہوئے مختلف پیشہ ورانہ اکیڈمک پروگرام کر رہی ہیں اعلیٰ تعلیم و پیشہ ورانہ اور غیر پیشے ورانہ تعلیم کے فروغ میں فاصلاتی نظام طرز کے ان اداروں کا بہت اہم کردار ہیں لیکن یہ تمام اداروں اردو ذریعہ تعلیم کی سہولت فراہم نہیں کرتے ہیں۔

البتہ ان میں سے کچھ اداروں اردو یا تو مضمون کی حیثیت سے یا کچھ چنیدہ پروگرام کورس اور دو میڈیم کے ذریعے فراہم کرتی ہیں۔ مندرجہ ذیل کی کارکردگی کا ایک مختصر جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان (NCPUL) کا قیام 1996 میں عمل میں آیا اندرون ملک میں قومی کونسل کو فروغ اردو کے لیے قومی نوڈل ایجنسی قرار دیا گیا اس کی شناخت اردو زبان کے فروغ اور اردو تعلیم کو مرکزی دھارے میں لانے کے لیے وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند کے ایک اہم خود مختار ادارے کی حیثیت سے قائم ہوئی۔ اپنی ذمہ داریوں کے عملی مدت کار میں کونسل پر فارسی اور عربی زبانوں کے فروغ کی اضافی ذمہ داری بھی عائد کی گئی جس نے ہندوستان کے مشترکہ کلچر کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ قومی اردو کونسل کے مقاصد میں اردو زبان کی ترقی، فروغ اور اس کی اشاعت، سائنسی علوم اور تکنیکی ترقی کے ساتھ عصری تناظر میں پنپنے والے افکار و نظریات کی معلومات کو اردو زبان میں مہیا کرانے کے لیے عملی اقدام کے علاوہ اردو ذریعہ تعلیم کے توسط سے فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کی فراہمی پر خصوصی توجہ مرکوز کرنا بھی شامل ہے ان مقاصد کے پیش نظر کونسل کے تعلیم کا نیٹورک سارے ہندوستان میں پھیلا ہوا ہے۔

قومی اُردو کونسل اُردو کا واحد خود مختار ادارہ ہے جو اُردو زبان کے فروغ اور ہندوستان میں اُردو ذریعہ تعلیم کے تعلق سے موثر پالیسیوں کو نافذ کرنے کے ساتھ فاصلاتی تعلیم کی وسعت میں بھی اہم کردار نبھا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فاصلاتی تعلیم کی سطح پر اس ادارے کی جو کارکردگی رہی ہے اور جتنی تیزی سے عوام میں مقبول ہوئی اتنی کم مدت میں بہت کم اداروں کو یہ مقبولیت حاصل ہوئی ہوگی اس کا اندازہ صرف اس سے لگایا جاتا ہے کہ ہر وقت کونسل کے مختلف اکیڈمک پروگرام جو فاصلاتی طرز پر چلائے جا رہے ہیں ان میں 70622 طلبہ کا اندراج ہے جو ملک گیر پیمانے پر تقریب 235 اضلاع میں 11707 سٹڈی سنٹرز کے مابین پھیلے ہوئے ہیں۔ اُردو عربی لینگوج ٹیچنگ کا یہ بہت بڑا نیٹ ورک ہے بڑی تعداد میں اُردو سیکھنے والوں کی ضرورتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اور اُردو کی اسکرپٹ کو ملک بھر میں مقبول بنانے کے لیے کونسل نے انگریزی اور ہندی میڈیم کے ذریعے فاصلاتی نظام طرز پر ایک سالہ ڈپلومہ کورس شروع کیا ہے اس کورس کو ملک بھر میں مقبولیت حاصل ہے۔ کونسل کے یہ منظور شدہ سینٹر کی تعداد تقریباً ایک ہزار 1000 کے قریب ہے سال 12-2011 میں ان سینٹر زمیں 42151 طلبہ مشمول 19336 طالبہ اردو ڈپلومہ کورس میں مصروف تھے اس کے علاوہ کونسل غیر سرکاری تنظیموں کے اسٹڈی سنٹر کے ذریعے عربی زبان میں دو سالہ ڈپلومہ کورس اور ایک سالہ سرٹیفکیٹ اور کورس بھی ہے۔

مندرجہ ذیل اعداد و شمار صرف کونسل کے فاصلاتی کورس کی وسعت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے جدول میں دیے گئے اعداد و شمار کے مطابق کونسل کے مختلف فاصلاتی کورسز میں اب تک داخلہ لینے والوں کی تعدای 2.7 اور سند یافتہ لوگوں کی تعداد 1.9 لاکھ ہے فاصلاتی تعلیم کے میدان میں کونسل کی نمایاں کارکردگی ہے کونسل کے نئے ڈائریکٹر اردو کے ایک سکالر ہونے کے ساتھ کمپیوٹر ڈیجیٹل لرننگ اور ای لرننگ کے جز (Aspects) سے بخوبی واقف ہیں وہ اس موضوع پر ملک اور بیرونملک میں کئی لیکچرز بھی دے چکے ہیں انہوں نے اپنی اس مہارت کا استعمال کرتے ہوئے آن لائن لرننگ یا ڈیجیٹل لرننگ کو کونسل میں نہ صرف متعارف بلکہ آن لائن اُردو ڈیجیٹل لرننگ اور آن لائن ڈیجیٹل کمپیوٹر لرننگ جیسے نئے کورسیز کی شروعات کی ہزاروں لوگ ان کورسز سے مستفید ہو رہے ہیں۔

انٹرنیٹ کمپیوٹر اب ہماری زندگی کا ایک حصہ بن چکا ہے لیکن آج بھی اردو میں کمپیوٹر اور نیٹ کا استعمال دوسری زبانوں میں مقابلے اُردو میں کم ہو رہا ہے اس سمت میں کونسل کا یہ قدم قابل تعریف ہے قومی اردو کونسل کی سالانہ رپوٹ کے کونسل کے اہم ترین میں سے ایک قدم اردو بولنے والی کو ابھرتی ہوئی انفارمیشن تکنیکی افق میں قابل روزگار تکنیکی قوت میں تبدیل کرنا اور ان میں زمینی سطح پر کمپیوٹر کی تعلیم کے لیے نفوذ کی راہ پیدا کرنی ہے اس کے لیے کونسل نے ایک سال کا کمپیوٹر کورس و ڈپلومہ ان کمپیوٹر ایپلیکیشن بزنس اکاؤنٹنگ اور ملٹی لنگول DTP کا کورس بھی روایتی طرز پر شروع کیا ہے جو کئی برسوں سے بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

اُردو زبان میں انفارمیشن ٹیکنالوجی اور اردو بولنے والے طلبہ اور طالبات کو ہندوستان کے قابل روز گار تکنیکی فون میں شامل کرنے کے لیے ملک بھر میں کونسل نے ڈپلومہ ان کمپیوٹر ایپلیکیشن بزنس اکاؤنٹنگ اور ملٹی لنگول DTP سینٹرز قائم کیے ہیں اس اسکیم کے تحت اب تک بہت سے طلبہ اور طالبات کو ڈپلومہ کی ڈگری دی جاچکی ہے جو ایک خوش آئند بات ہے۔ اردو پڑھنے والے یا اردو میڈیم سے تعلیم حاصل کرنے والوں میں اکثریت غریب اور پسماندہ طبقات کی ہے۔(البتہ کچھ ریاستیں مثلاً مہاراسٹر، آندھراپردیش اور کرناٹک مستثنیٰ قرار دی جاسکتی ہیں)اف یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ مڈل کلاس طبقہ بھی اپنے آپ کو اردو سے جوڑنے یا وابستہ کرنے مین جھجھک محسوس کرتا ہے صحیح معنوں میں دینی مدارس نے اردو کی شمع روشن کرر کھی ہے۔

فارغین مدارس اور اردو میڈیم سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ ہی کونسل کے Clientele ہیں جن میں بیشتر طلبہ انگریزی میں کمزور ہوتے ہیں اس سے ان کی شخصیت پر منفی اثر ہوتا ہے۔ میری رائے میں کونسل چونکہ حکومت کا ایک سنجیدہ اور فعال ادارہ ہے اور نئے ڈائریکٹر وسیع سوچ رکھتے ہیں کیا خوب اچھا ہوتا اگر کونسل اردو میڈیم طلبہ اور فارغین مدارس کے کمیونیکیشن ڈپلومہ جیسے کورس شروع کرواتی اس سے اردو میڈیم اور مدارس کے طلبہ کو فائدہ ہوسکتا ہے اور ان کا مستقبل بھی سنور سکتا ہے۔ کونسل کا یہ قدم اردو کو روایتی طور پر ہی نہیں بلکہ اسے نئے مواقع اور نئے چیلنجوں کے ساتھ جوڑنے اور اس کے ساتھ کام کرنے کے لیے بھی ہوگا۔ موجودہ دور میں وہی زبانیں اپنا وجود بنائے ہوئے رکھ سکتی ہیں جو بازار کی طاقتوں سے مقابلہ کرسکیں چونکہ اردو صرف برصغیر تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ عالمی سطح پر اس کا دائرہ وسیع ہورہا ہے اس لیے ضرورت اس بات کی ہے اردو میڈیم کے طلبہ کو بھی موجودہ چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لائق بنایا جائے جس کی بدولت عالمی مارکیٹ میں اردو والے بھی اپنا حصہ حاصل کرسکیں۔

### 1.5 قومی اُردو کونسل (انڈیا) کی طبی مطبوعات:

قومی اُردو کونسل پورے ہندوستان میں اُردو کا سب سے بڑا سرکاری ادارہ ہے کونسل نے اُردو کی ترویج و اشاعت اور فروغ کے ساتھ ساتھ اُردو زبان میں طبی وسائنسی علوم کی ترقی و فروغ میں بھی اہم حصہ لیا ہے۔ ان علوم پر سمینار اور ورکشاپ کا انعقاد کیا ہے۔ طب یونانی کے تعلق سے کونسل کی خدمات آب زر سے لکھی جانے کے قابل ہے کونسل نے طبی کتب کی ترویج اشاعت میں اہم رول ادا کیا ہے ایک زمانہ تھا کہ طب کی نصابی ضروریات کی کتابیں تھیں کونسل نے سمت مثبت اور ٹھوس قدم اٹھایا اور طبی ماہرین سے نصابی ضروریات کے مطابق مفید کتابیں لکھائی کونسل نے ایک طبی پینل بنایا جس میں ملک کے مشہور صاحب علم و قلم اطبا اور طبیہ کالجوں سے وابستہ اساتذہ کرام کو شامل کیا گیا ہے 1989 میں طب یونانی کی درسی کتابوں کی تیاری اور تعلیم کے مسائل پر کونسل کرنول اندھراپردیش میں ایک سہ روزہ سیمینار منعقد کیا تھا اس سیمینار میں طبی کالجوں کے اساتذہ اور طلبا نے شرکت کی تھی اس وقت طبی پینل کی میٹنگ بھی ہوئی تھی جس میں مختلف طبی موضوعات جیسے مصالجات، علم الجراحت، علم الادویہ، امراض قلب ،امراض غفونیہ، جدید فارماکولوجی وغیرہ پر کتابیں تیار کرنے کا فیصلہ لیا گیا تھا اور مختلف مضامین کے ماہرین کے ذمہ متعلقہ مضامین لکھنے کا کام بھی سپرد کیا گیا تھا لیکن جنوری 1991 تک اس سلسلے میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی یہی نہیں مذکورہ سیمینار میں آئندہ کا لائحۂ عمل تیار کرتے ہوئے مزید تین سیمینار کے انعقاد کا فیصلہ بھی لیا گیا تھا۔

اس کے موضوعات تھے طب یونانی کی تعلیم میں ستائش کا حصہ طب یونانی کی کتابوں کے ترجمے کے مسائل اور طب یونانی اور عصری تقاضے سیمینار 23 تا25 جنوری 1991 سینٹری کونسل فارریسرچ ان یونانی میڈیسن اور قومی کونسل کے اشتراک سے بونہ یونانی میڈیکل کالج میں منعقد ہوا۔ سیمینار میں طبی نصاب تعلیم کے مسائل پر مفید مباحثے ہوئے اور سفارشات اور تجاویز پیش ہوئیں 2011 میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی نے دوبارہ طب یونانی کی درسی کتابوں کی تصنیف و تالیف اور اشاعت کا ایک وسیع منصوبہ بنایا طب کے تمام موضوعات (علم الادویہ معالجات و تاریخ طب، شہابات و قبالیات، علم امراض، کلیات، طب) ماہرین کی ایک جماعت بلائی گئی اور موضوع کے اعتبار سے علاحدہ طبی پینل بنائے گئے ہر موضوع کا ایک آبزرور (Observer) متعین کیا گیا مضامین اور مضامین کی تقسیم عمل میں آئی امید کہ یہ پروجیکٹ جلد ہی پورا ہو جائے گا کونسل کا یہ کارنامہ ہندوستان کی بھی طبی تاریخ میں جلی حروف سے لکھا جائے گا۔

کونسل نے اب تک طب کے دیگر موضوعات پر نصاب تعلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے چالیس سے زائد اہم طبی تعلیم کو ماہرین سے لکھوا کر شائع کیا ہے ان میں ادویہ معالجات، امراض نسواں و قبالہ، تاریخ طب، تشریح و علم الاامراض قابل ذکر ہیں۔ ان موضوعات کے علاوہ عام طبی کتب کی اشاعت بھی افادہ عام کی غرض سے عمل میں آئی ہے۔ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ موضوعات کے لحاظ سے ان کا تذکرہ کیا جائے اس کے علاوہ قومی اردو کونسل نے ہر سال طبی کتابون پر مالی تعاون فراہم کرکے ایک مفید قدم اٹھایا ہر سال کونسل Bulk Purchasing کے تحت طبی کتب اور رسائل کی خریداری کے طبی اکیڈمی اور ادارہ کو مفت تقسیم کرتا ہے۔

Vol.4 No.3 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

### 1.6 علم الادویہ و علم الاغذیہ:

علم الادویہ سے متعلق کونسل نے دو اہم کتابیں شائع کی ہیں ایک کا تعلق ادویہ مفودہ سے ہے اور دوسری میدلہ سے ہے یونانی ادویہ مفردہ حکیم صفی الدین کی اہم کتاب ہے اس کتاب میں ادویہ کی ماہیت کو خاص طور سے بیان کیا گیا ہے۔ نیز ادویہ مفردہ سے متعلق جدید طبی تحقیقات کو شامل کتاب کیا گیا ہے۔ علم الادویہ یونانی دواسازی علم العبد لہ پر حکیم محمد مستان علی کی ایک مفید کتاب ہے دوسازی سے متعلق حکیم مستان نے اپنے تجربے کو شامل کر کے ایک کتاب کو مزید وقیع بنادیا ہے اس کتاب میں جدید آلات اور ان سے فائدہ حاصل کرنے کی بھرپور ترکیب دی گئی ہے ان کے علاوہ غذا سے متعلق دو اہم کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ ان میں حکیم احتشام الحق قریشی کی علاج بذریعہ غذا قابل ذکر ہے۔

### 1.7 کتب تشریح کی اشاعت:

کونسل نے علم تشریح سے متعلق کئی اہم کتابیں سلیس اردو زبان مین شائع کی ہیں ان میں حکیم سید محمد کمال الدین حسنین ہمدانی کی لکھی ہوئی تشریح الاحشا اور تشریح الہیطل قابل ذکر ہیں اول الذکر کی پہلی اشاعت 1948 میں عمل میں آئی جبکہ دوسری کتاب 1980 میں شائع ہوئی اسکے علاوہ حکیم محمد کبیر الدین مرحوم کی تشریح العقلات کونسل کی طبی اشاعت میں اہمیت کی حامل ہے۔

### 1.8 علاج و معالجہ:

معالجات کی نصابی ضروریات کے تحت کونسل نے ایک بڑا پروجیکٹ تیار کیا اس عظیم کام کے لیے حکیم وسیم احمد اعظمی کا انتخاب عمل میں آیا۔ آپ نے نہایت محنت اور عرق ریزی کے ساتھ یہ کام چار جلدوں میں مکمل کیا۔ اس کتاب میں طب قدیم کے ساتھ طب جدید کے انکشافات اور اضافات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے معالجات کی کتاب کو وقیع بنایا گیا۔ اس سلسلے کی سب سے پہلی کوشش معالجات حصہ اول کے نام سے 1992 میں منظر عام پر آئی۔ اس حصے میں امراض نظام اعصاب و دوران خون و تنفس کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی دیگر جلدیں 1992، 1997 اور 1997 میں یکے بعد دیگرے منظر عام پر آئیں۔ اس کے علاوہ حکیم خورشید احمد مشفقت اعظمی نے بچوں کے علاج و معالجہ سے متعلق امراض الاطفال کے نام سے ایک اہم کتاب لکھی ہے۔ اس کتاب میں امراض الحضال سے متعلق طب یونانی کے قدیم سرمائے کو بنیاد بنا کر مغربی طب کی جدید معلومات سے فائدہ اٹھا کر دونوں طبوں کے درمیان کامیاب تطبیق کی گئی ہے اس طرح قدیم سرمایہ جدید معلومات سے ہم آہنگ ہو کر زیادہ سے زیادہ معلومات آفرین اور مفید ہو گیا ہے۔ یہ کتاب 1998 میں پہلی بار شائع ہوئی ہے اب تک اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں حسین فاروقی کی چند عام بیماریاں اور سس ستیہ گستار شمیم نکہت کی، بچے کی صحت، بھی اس سلسلے کی اہم مفید کتابیں ہیں۔

### 1.9 تاریخ طب:

قومی اُردو کونسل کی جانب سے تاریخ طب سے متعلق اہم لٹریچر کی اشاعت عمل میں آئی حکیم سید محمد حسان نگرانی نے CCIM کے مجوزہ نصاب کے مطابق طبی تاریخ پر تاریخ طب ابتدا تا عصر حاضر ایک مفید کتاب تحریر کی ہے۔ 539 صفحات پر مشتمل اس کتاب کی پہلی اشاعت 1989 میں عمل میں آئی یہ کتاب کونسل کی مقبول کتابوں میں شامل ہے۔ عہد مامون میں طبی سرگرمیوں سے متعلق عشرت اللہ خان نے عہد مامون کے طبی و فلسفانہ کتب کا تحقیقی مطالعہ کے نام سے ایک تحقیقی کتاب سپرد قلم کی ہے۔ اس طرح حکیم محمد حبیب الرحمٰن نے ہندوستان کے چند ممتاز اطبا کو اپنی کتاب کا حصہ بنایا ہے۔ یہ کتاب ہندوستان کے مشہور اطبا کے نام سے شائع ہوئی ہے۔

### 1.10 امراض نسواں وقبالت:

امراض نسواں پر امراض النسا اردو زبان میں پہلی تصنیف ہے جو بہت مفید ہے اس کتاب کی اشاعت کا سہرا بھی کونسل کو گیا ہے اس کتاب میں طب قدیم و جدید کی تحقیق اس خوبی سے کی گئی ہے کہ تنازع (Controversy) کے بجائے طب یونانی کا حسن بن گیا ہے۔ 835 صفحات پر مشتمل یہ کتاب 1978 میں پہلی بار قومی کونسل سے شائع ہوتی تھی 2010 تک اس کتاب کے پانچ ایڈیشن منظر عام پر آچکے ہیں حکیم محمد عباس رضوی کی متالسات اور لسائیات بھی نسابی ضروریات کو بخوبی پورا کر رہی ہیں اس کے علاوہ طبیبہ ام الفضل نے مانع حمل ادویات اور تدابیر پر مشتمل یونانی طب میں مانع حمل ادویہ اور تدابیر کے عنوان سے ایک مفید کتاب لکھی ہے یہ کتاب اپنے موضوع پر منفرد کوشش ہے۔

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

### 1.11 کلیات طب:

کلیات طب سے متعلق کونسل سے نہایت مفید اور مستند کتابیں شائع ہوئی ہیں ان میں زیادہ تر کتابیں طبع زاد ہیں۔ چند کتابیں ترجمہ کی حیثیت رکھتی ہیں حکیم محمد کبیر الدین کی افادہ کبیر کلیات طب سے متعلق ایک مفید کتاب ہے اس تحقیقی اور عالمسانہ کتاب لکھی ہے جو مبادیات طب پر ایک تحقیقی نظر کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ کلیات کے بعض اہم پہلو جیسے نبض بول وبراز پر حکیم سید حسب الرحمٰن نے کلیات نبض وبول وبراز کے نام سے کتاب لکھی ہے کتاب المرشد اور موجز القانون کی حیثیت ترجمہ کی ہے اور لنکر رازی کا ایک رسالہ تھا جسے رضی الاسلام ندوی نے سلیس زبان مین ترجمہ کیا ہے۔ دوسری موجز الفانون در اصل علائی الدین قرشی کی مشہور و معروف کتاب کا اردو ترجمہ ہے جسے حکیم کوثر جاندپوری نے بڑی خوبی سے انجام دیاہے۔

### 1.12 ماہیئت الامراض:

اس موضوع پر محمد ہشام صدیقی نے اپنے تدریسی تجربے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے امراض اور ان کی حقیقت کے نام سے ایک اچھی کتاب لکھی ہے۔ قدیم علم الامراض کے نام سے ایک اچھی کتاب لکھی ہے۔ قدیم علم الامراض کے نام سے حکیم ملک محمد وامق امین کی سادہ زبان میں ایک کامیاب کوشش ہے اس کتاب کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں پیتھالوجی پر جدید نقطہ نظر سے حکیم سید اسدر جازیدی نے ماہیت الامراض کے نام سے نصابی ضروریات کے تحت ایک کتاب لکھی ہے۔

### 1.13 طب کی عام کتب:

قومی اردو کونسل نے طب کے عام موضوعات پر بھی کتابیں شائع کی ہیں ان میں سے کچھ کتابیں ترجمہ کی حیثیت رکھتی ہیں محمد برہان میں بھی کچھ سطان کیا گیاہے؟ متعلقہ موضوع پر اردو زبان میں اولین کوشش ہے حسین فاروقی کی تیارداری نرسنگ کے موضوع پر ایک مفید کتاب ہے چینی طریقہ علاج پر محمد طہر الدین کی کتاب جائزہ طب ایکیوپنکچر اور موکس یوشن کی بنیادی مذکورہ موضوع سے متعلق عمدہ مواد فراہم کرتی ہے۔ حکیم ابو سعد خالد جاوید کی درد علامت اور علاج پر مشہور کتاب ہے۔ منشیات از محمد رفیق اے میں نور شراب نوشی کی لت، بقلم حسین فاروقی کی متعلقہ موضوع پر تفصیلی معلومات فراہم کرتی ہے اس طرح پیٹ کے کیڑے بھی محمد رفیق اے ایس کی اہم کتاب ہے حسن الدین احمد اور غلام احمد فطری علاج اور قیصر سرمست کی کتاب ہمارے جسم کا معجزاتی نظام اس سلسلے کی اہم کڑی ہے۔ ان کتابوں کے علاوہ سید کمال الدین حسین ہمدانی کی اصول طب ایک کتاب ہے یہ کتاب پانچ حصوں پر مشتمل ہے باب اول میں کلیات امور طبیعہ باب دوم میں کلیات امراض واسباب واعراض بابت سوم میں کلیات امراض و اسباب باب سوم میں کلیات امراض واسباب و عراض باب سوم میں کلیات نبض بول وبرائے باب چہارم میں کلیات ادویہ اور باب پنجم میں کلیات علاج ونسخہ نویسی شامل ہے اب تک اس کی کئی ایڈیشن منظر عام پر آچکے ہیں۔

### 1.14 قومی اردو کونسل کی سرگرمیاں:

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، حکومت ہند کے زیر اہتمام فن خطاطی کو مزید فروغ دینے کے مقصد سے اردو بھون میں ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں فن خطاطی کو روزگار اور اسے جدید تقاضوں سے اہم آہنگ کرنے سے متعلق غور وخوض کیا گیا۔ ملک کی مختلف ریاستوں سے آئے خطاط اور ماہرین کا استقبال کرتے ہوئے کونسل کے ڈائریکٹر نے کہا کہ کونسل فن خطاطی کو فروغ دینے کی عرض دینے کی غرض سے ملک بھر میں مختلف مراکز چلا رہی ہے جن کے خاطر خواہ نتائج بر آمد ہو رہے ہیں۔ ان مراکز کے ساتھ ساتھ کونسل اب اردو والوں کو اس قدیم ورثے سے جوڑنے اور فن خطاطی سے نئی نسل میں ذوق وشوق پیدا کرنے کے لیے ملک کی مختلف ریاستوں میں کیلی گرافی نمائش کا بھی اہتمام کیا کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ کونسل آئندہ ماہ نومبر میں کل ہند کیلی گرافی نمائش کا اہتمام دہلی میں کرنے جارہی ہے جس میں بڑی تعداد میں ماہرین اور کونسل مراکز کے اساتذہ شرکت کریں گے تاکہ کیلی گرافی اساتذہ کی ترتیب دے سکے اور انہیں اس فن کی باریکیوں سے بخوبی واقف کرایا جائے۔ کونسل کی سرگرمیوں اور کارکردگی سے واقف کروانا اور ان نمائشوں اور ورکشاپ سے کونسل کو جو حوصلہ افزا نتائج حاصل ہوئے ہیں وہ قابل ستائش ہیں۔

غرض کہ بہت سے مراحل ہیں جن یہ قومی کونسل گزری اور گزر رہی ہے اور ہر آنے والا لمحہ کونسل کی ترقی کی نوید سنا رہاہے۔

### 1.15 عالمی کتاب میلے:

مشہور شاعر، صحافی (ایڈیٹویل ایڈوائزر روزنامہ) حسن کمال لکھتے ہیں:

Vol.4 No.3 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

"میرے نزدیک قومی اردو کونسل کا سب سے اہم کارنامہ یہ ہے کہ اس نے ان اردو کتابوں کو دوبارہ قابل دسترس بنادیا جو اردو کا نہایت قیمتی ادبی سرمایہ تھیں۔ لیکن جن کا وجود صرف حوالوں اور تذکروں تک سمٹ کر رہ گیا تھا۔اس کے علاوہ کونسلنے کئی بار ممبئی جیسے شہر میں اردو کتابی میلے کا بھی انعقاد کیا جن کی افادیت ناقابل تعدید تھی۔ یہ میلے اردو کتابوں کیفروخت کا بہت بڑا ذریعہ ثابت ہوئے، میرے خیال میں یہ میلے بار بار اور جگہ جگہ ہونے چاہئیں۔ یہ ایک بہت مثبتقدم ہوگا۔" (۱۲)

نئی دہلی میں عالمی کتاب میلے کی رونق حلوہ فروز میں نیشنل بک ٹرسٹ کے اشتراک سے ایک خوبصورت شام کا انعقاد ہال نمبر 7 کے ایونیٹ ہال میں ہوا۔ جس میں دہلی کے معروف شاعروں وشاعرات نے شرکت کی اور اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ اس موقع پر کونسل کے وائس چیئرمین بدم شری جناب مظفر حسین اور ڈائریکٹر پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین اور این بی ٹی کے ڈائریکٹر ایم اے سکندر اور ایڈیزشمس اقبال نے بھی شرکت کی اور اس اشتراک کو ایک خوش آئند قدم قرار دیا مشاعرے کے آغاز سے قبل دونوں اداروں کی کئی اہم کتابوں کا اجرا بھی ہوا جن میں کونسل کی دو لغات اردو کی صوتی لغت اور سہ لسانی لغت بھی شامل ہے ان کے علاوہ کونسل سے شائع ڈاکٹر سمیع والرحمٰن کی کتاب ٹی وی نیوز پروڈکشن فن اور طریقہ کار اور ڈاکٹر شفینہ پروین کی کتاب، قراۃالعین حیدر فکر و فن کا اجرا بھی ہوا۔ این بی ٹی سے شائع سالم علمی کی کتاب ایک گوریا کا کرنا ،منظر قائمی کا اردو ترجمہ داداصاحب پھالکے اور جیلانی کی کتاب میں کون ہوں۔ جیسی کتابیں بھی شامل ہیں ان کے علاوہ پروفیسر ارتضیٰ کریم کی تدوین کردہ، نوطرز مرصع اور پروفیسر قدوس جاوید کی کتاب متن معنی اور تھیوری کی بھی رسم رونمائی ہوئی۔

ان تمام کتابوں کا رسم اجرا کونسل کے وائس چیئرمین پرم شری جناب مظفر حسین ڈائریکٹر پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین،لسانی اقلیات کے کمشنر پروفیسر دختر الوامع،معروف صحافی گریش جوہال اور کونسل کے رکن احتشام عابدی، قومی اقلیتی تعلیمی ادارے جات کمیشن کی رکن بدم شری ڈاکٹر ناہید عابدی (بنارس) پروفیسر ارتضیٰ کریم اور گلزار دہلوی کے ہاتھوں ہوا اس کے بعد باقاعدہ مشاعرے کا آغاز ہوا، معروف شاعر و صحافی معین شاداب نے نظامت کے فرائض انجام دیئے اور مشاعرے کی صدارت گلزار دہلوی نے کی۔ اردو صحافیوں کی صلاحیت سازی صحافی قلم کے سپاہی ہیں اچھی حکومت اور باخبر معاشرے کا قیام صحافت کا ایجنڈا ہے یہ باتیں انگریزی کے سینئر صحافی سرور احمد نے اردو صحافیوں کی صلاحیت سازی کے لیے قومی اردو کونسل اور مولانا مظہر الحق عربی فارسی یونیورسٹی کے اشتراک سے جج بھون پٹنہ میں منعقدہ 5 روزہ ورکشاپ میں حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔

اقلیتی فلاح و بہبود کے کونسل سکریٹری عامر سبحانی نے اردو اخبار نویسی اور اس کے مختلف نکات پر گفتگو کرتے ہوئے اس کی نمی خوبیوں اور خامیوں کو پیش کیا اس موقع پر قومی اردو کونسل کے ڈائریکٹر نے کہا کہ صحافت صرف ایک پروفیشنل نہیں ایک جذبہ بھی ہے اردو صحافی کو احساس کمتری کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں انہوں نے اردو صحافیوں کو جدید تکنیک کے استعمال اور اس میں وہی آر کو شامل کرنے پر بھی آر دیا قومی کونسل کے وائس چیئرمین پدم شری مظفر حسین نے اردو صحافت کے مختلف پہلوں پر تفصیلی تجرباتی پہلو کو پیش نظر رکھنا چاہیے انہوں نے اردو صحافت میں دیگر زبانوں کی صحافت کی اچھی چیزوں کو شامل کرنے کی صلاح دی اور موجودہ تقاضوں کو ملحوظ رکھنے پر بھی زور دیا۔ تقریب سے خطاب کرنے والوں میں قدیم عربی فارسی یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اعجاز علی، توقیر عالم سید احمد قادری، مشتاق احمد نوری، شکر کموری کے نام قابل ذکر ہیں۔

ترتیبی پروگرام میں شامل ہونے والوں میں سنگم فاروقی تنظیم اور دیگر اردو اخبارک کے معروف صحافی قابل ذکر ہے۔ پانچ روزہ ورکشاپ کے دوسرے دن مولانا مظہر الحق یونیورسٹی کے کانفرنس ہال میں قومی اردو کونسل کے وائس چیئرمین مظفر حسین نے شرکا سے کہا کہ میڈیا میں کامیابی کا راز وسیع مطالعہ اور گہرا مشاہدہ ہے اور صحافیوں کی صلاحیت سازی کے پروگرام میں صحافت اور اضعاف صحافت پر تربیتی ورکشاپ میں رپیوٹنگ، نیوز ایڈیٹنگ و اخبارات کی ادارت ، اداریہ نویسی کے اہم نکات اور طریقہ کار پر ماہرین نے تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ایڈیٹنگ کی تکنیک اور اردو میں نئی اصطلاحات کے صحیح استعمال پر زور دیتے ہوئے قومی کونسل کے ڈائریکٹر خواجہ محمد اکرام نے کہا کہ نئی اصطلاحات اور موزوں الفاظ کے استعمال سے زبان کو دلچسپ بنایا جاسکتا ہے۔ سینئر صحافی حیدر شہباز عالم نے کہا کہ پرنٹنگ اور الیکٹرونک میڈیا کے لیے ایڈیٹنگ کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

Vol.4 No.3 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

معروف صحافی ریحان غنی نے اردو صحافت کی سوچ پر بات کرتے ہوئے قومی کے چند اہم پہلوں کی جانب اشارہ کیا خبروں کی ایڈیٹنگ اور اخباروں پر گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ درست کمپوزیشن اور ڈیزائن کو دیدہ زیب اور پرکشش بناتے ہیں۔ اس کے بعد ڈیزائن و اہمیت حاصل رہنے کے لیے انتخابات میں احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ صحافت میں ترجمہ کے مسائل پر سبھی تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ صحافی عبدالواحد رحمانی نے اردو صحافت میں ترجمہ کی تراکیب پر خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں پرانے الفاظ کو فراموش کرنا چاہیے۔ سیشن کا اہتمام سوالات وجوابات پر ہوا اور وکشاپ کے تیسرے دن ویب جرنلزم اور صحافت میں آرٹی آئی پر خصوصی انٹرایکو کلاسز کا اہتمام کیا گیا پرنٹ میڈیا صحافت کی ماں ہے۔ صحافت ہمیں اس طرف مائل کرتی ہے جہاں عمومی طور پر نگاہیں نہیں پہنچ پاتیں صحافیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے یہ باتیں قومی اردو کونسل کے وائس چیئرمین پدم شری مظفر حسین نے کہیں۔ مولانا مظہر الحق عربی فارسی یونیورسٹی نے دو اردو صحافیوں کی سلامت سازی کے ورکشاپ کی اختتامی تقریب سے مخاطب تھے مولانا مظہر الحق عربی وفارسی یونیورسٹی کے پرووائس چانسلر پروفیسر توقیر عالم نے صحافیوں کی دس ورکشاپ میں شرکت کے لیے ان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ صحافیوں کے تفتیشی صحافت کی صنعت پر بھی توجہ کرنی چاہیے۔ مولانا مظہر الحق عربی وفارسی یونیورسٹی کے رجسٹرار ڈاکٹر چودھری اشرف الدین اور پروگرام کے کوآرڈینیٹر احمد جاوید نے شرکا اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر شرکا کے درمیان اسناد بھی تقسیم کی گئیں۔ خواجہ معین الدین اردو، عربی، فارسی یونیورسٹی میں سماجی ہم آہنگی کے فروغ میں صوفیائے اکرم کا حصہ کے موضوع پر دورول مین الاقوامی سیمینار 4مارچ 2015 کو منعقد ہوا جس میں ملک وبیرون ملک کے مشہور دانشوروں پر روشنی ڈالی۔ گذشتہ ماس ٹیلی نعمانی پر منعقد سیمینار میں پڑھے جانے والے مقالوں پر مبنی کتاب متنملی شاس کی رسم اجراء پروفیسر خواجہ کرام الدین ڈائریکٹر قومی اردو کونسل اور ڈاکٹر تقی عابدی کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ ڈائریکٹر اردو کے پروفیسر سید شفیق احمد اشرفی نے استقبالیہ خطبہ دیتے ہوئے ملک بیرون ملک کے مہمانوں کا استقبال کیا کلیدی خطبہ مشہور وانش ور نقاد ادیب ڈاکٹر تقی عادی (کناڈا) نے اپنے مخصوص انداز میں پیش کیا۔

مہمان اعزازی ڈاکٹر علی فولادی کلچرل کونسلر ایران ایمبلی دہلی نے ہندوستان میں صوفیائے کرام کو سماجی آہنگی کا نقش اول قرار دیا اور اس بات پر زور دیا کہ مختلف ملتوں، مسلکوں اور تہذیبوں کو صرف اخلق کے ذریعے ہی ہم آہنگ کیا جاسکتا ہے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کہ ڈائریکٹر پروفیسر خواجہ کرام الدین نے ثقافت اور سماجی ہم آہنگی کہ فروغ میں خانقاہوں کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے صوفیائے کرام اپنے زمانے کا مرجع قرار دیا اور ثقافتی اداروں محفل سماع حال اور موسیقی کی تہذیبی وتمدنی زندگی میں اہمیت کو اجاگر کیا۔ پروفیسر اختر الواسع کمشنر برائے لسانی اقلیات حکومت ہند سے صوفیائے کرام کی خدمات اور سماجی ہم آہنگی کے فروغ میں ان کے کردار سے بحث کرتے ہوئے قناعت اطاعت صوف (اون) اشارہ، غربت، فز جیسی صفات کو ایک صوفی کے لیے لازمی قرار دیا اور قلت کلام، قلت طعام اور قلت منام کو اس کی شخصیت کے لیے ناگزیر گروانا، مشہور عالم دین ڈاکٹر کلب صادق نے سماجی ہم آہنگی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ انسان دوستی کے فروغ میں مسلمانوں کو اپنی فکر میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے اور تصوف کی مرکزی فکر " دشمنی کا جواب بھی دوستی اور محبت سے دینا ہے۔

مشہور وکیل جناب ظفریاب جیلانی نے فرمایا کہ عہد حاضر میں اسلام کی صحیح تعلیمات کی ترویج اور امن عالم کے لیے صوفیہ کے نظریات اور ان کی خدمات کو منظر عام پر لانا ایک اچھی کاوش ہے۔ تشدد پسندی اور انتہا پسندی کے خاتمے کے لیے متصوفانہ خیالات کی تشہیر ضروری ہے۔ یونیورٹی کے وائس چانسلر خان، مسعود احمد نے اپنی صدارتی تقریر میں اس طرح کے سیمینار کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا اور ملک وبیرون ملک سے تشریف لائے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ نظامت کے فرائض سید شفیق احمد اشرفی نے انجام دیا۔ مجموعی طور سے دوروزہ سیمینار کے کل آٹھ سیشن میں ساٹھ سے زائد مقالات بیش کیے گئے جو اپنی آپ میں گواہی دیتے ہیں۔ پروگرام قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی کے اشتراک سے منعقد کیا گیا تھا۔ شاہ ولی اللہ کو ان کی تحریک نے جنگ آزادی میں اہم کردار ادا کیا1897 کی جنگ کا سپہ سالار جزل بخت خان بھی وطن سے متاثر تھا اور اس تحریک سے تعلق رکھنے والے علمانے بڑھ چڑھ کر آزادی کی لڑائی میں شرکت کی تھی" غالب اکادمی میں " حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور وطن کے عز اواقربا کی عملی ولسانی خدمات " پر ایک روزہ قومی سیمیناروں میں پروفیسر ابن کنول، صدر شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی نے صدارتی خطبہ دیتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔ دہلی یوتھ ویلفیئر اے سوسی نیشن (ڈرائیور) کے ذریعے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے اشتراک سے " حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور طن کے اعزاواقربا کی علمی و انسانی خدمات " کے موضوع پر ایک روزہ قومی کے سیمینار کا انعقاد کیا گیا تھا " سیمینار کا افتتاح کرتے ہوئے معروف ماہر اقبالیات اور دہلی یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں پروفیسر

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

ایرئیس اور عبدالحق نے کہا کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے خاندان نے جو علمی خدمات انجام دی ہیں اس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی پروفیسر عبدالحق نے تجویز پیش کی کہ جامعہ ہمدرد یا جامعہ ملیہ اسلامیہ میں شاہ والی اللہ محدث دہلوی کے نام پر الگ انسٹی ٹیوٹ یا چیئر قائم کی جائے۔

شعبہ عربی دہلی یونیورسٹی کے سابق صدر اور آل انڈیا عریبک نیچرل اینڈ سکاؤنٹس ایسوسی ایشن کے صدر پروفیسر محمد نعمان خان نے مہمان خصوصی کے طور پر سیمینار میں شرکت کی سیمینار میں کافی پر مغز مقالے پڑھے گئے۔ محمد اس فیضی نے نظامت کی ہندوستان کی آزادی اردو زبان کا کردار قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان مرکزی سرکار کے مالی تعاون سے آزاد ایجوکیشنل ویلفیئر سوسائٹی ہمروبہ کے زیر اہتمام ہندوستان کی آزادی میں اردو زبان کا کردار عنوان سے ایک روزہ سیمینار کی صدارت اردو اکادمی یو پی کی صابق چیئر پرسن رسم عقیل نے کی۔ سیمینار نئے مہمان خصوصی مشہور صحافی اور ادیب سید محمد ہاشم تھے۔ جبکہ نظامت کے فرائض نوجوان شاعر شعبان قادری نے انجام دیئے جنگ آزادی میں اردو کے گرد اور خدمات پر تفصیل نے روشنی ڈالی اس موقع پر نرٹم عقیل نے کہا کہ اردو والوں کے اوپر نہ صرف اپنی زبان کے تحفظ کی ذمہ داری ہے بلکہ اس کی ترویج واشاعت میں بھی دلچسپی نہیں ہوگی۔ مہمان خصوصی سید محمد ہاشم نے کہا کہ اردو زبان کا فروغ تب ہی ممکن ہے جب ہم سب اس کا استعمال اپنی روزمرہ زندگی میں کریں۔ آخر میں سیمینار کے کنویز ناصر مصوری نے ممبئ کا شکریہ ادا کیا۔

امیر خسرو کی شخصیت اور ان ادبی خدمات بلوام پور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے اشتراک سے یک روزہ قومی سیمینار عنوان امیر خسرو کی شخصیت اور ان کی ادبی خدمات پر وار دولسمی پور میں ہوا جس کی صدارت پروفیسر طارق کبیر شوپ اردو ایم یل کے پی جی کالج بلرومپور اور نظامت ڈاکٹر فروز طالب نے کی کہ پروگرام کا آغاز محمد ارشد صدیقی کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ بعد ازاں کنویز ڈاکٹر خان نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ سیمینار نے مقررین نے امیر خسرو کی شخصیت اور ان کی ادبی خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے انہیں ہندوستانی تہذیب ادب و ثقافت کا عظیم معیار بنایا۔ اس موقع پر خواجہ معین الدین چشتی عربی، فارسی یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے استاد ڈاکٹر محمد اکمل اور شعبہ عربی اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر عبدالحفیظ ڈاکٹر تبسم فرحی اور سینئر نارائن مشروئے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اصل بلرامپوری نے اپنا کلام بھی پیش کیا۔ کالج کے شعبہ اردو اور فارسی کے زیر اہتمام فیض احمد فیض فکر و فن کے موضوع پر ایک روزہ قومی سیمینار کا انعقاد عمل میں آیا جس میں کونسل کے ڈائریکٹر نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔

خواجہ نے کہاں کے کالج ایک تاریخی درس گاہ ہے جس کے ذریعے انسانیت کا پیغام عام کیا جاتا رہا ہے۔ فیض کی شاعری انسانیت کا پیغام دیتی ہے۔ افتتاہی اجلاس کے سمندر پروفیسر عبدالحق نے اپنے صدارتی کلمات میں کہا کہ تحمدم روایت سے رشتہ قائم کرنے سے بڑی شاعری وجود میں نہیں آسکتی۔ تعلق سے مسلسل تعلیمی اردو کے خوش آئندہ مستقبل زبان کی نشو نما اور دماغ در اصل انسانیت قدوس کا فروغ ہے۔ بلخصوص اردو کے ذریعے نسخہ ہے۔ شمیم احمد نے بتایا کہ شعبے نے مختلف موضوعات پر سیمینار کرنے کے باوجود کالج میں اردو بے حد مقبول ہے اور مختلف کورسز کے طلبا اردو تہذیب سے وابستگی اختیار کرتے ہیں۔ سیمینار کے دوسرے اجلاس میں دس مقالات پیش کیے گئے اردو ادب میں قومی یکجھتی کے عناصر مسلم انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام یہ اشتراک قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان دوروزہ قومی سیمینار بہ عنوان اردو ادب میں قومی یک جھتی کے عناصر کا انعقاد ہوا جس میں پدم شری جناب اختر اواسع قومی کمشنر برائے اقلیتی کسانی اقلیات نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ انہوں نے اجالس کو خطاب کرتے ہوئے جامع انداز میں قومی یکجھتی کے مفہوم کو واضح کیا اور کہا کہ قومی یکجھتی میں چار عناصر میں ہے۔ ماں یونیورسٹی زبان، ملک اور مذہب ان چار چیزوں سے قومی یکجھتی بائیدار ہوتی ہے۔ ہندوستان کی تمام زبانیں موتیوں کی طرح ہیں۔ لیکن اس کا ساگر اردو ہے جس میں تمام باتوں پر زور دیا گیا ہے اور اردو کے Dr.A ہی میں قومی یجھتی ہے۔ افتاتی پروگرام مین کی مدد آلہ تقریب کے موقع پر اس انسٹی ٹیوٹ کے سابق صدر خان بہادر شیخ صاحب مرحوم کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے۔ دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی صدارت محترمہ سلمہ واحد مومن کمپنی ممبر وکن مسلم انسٹی ٹیوٹ نے کی اس اجلاس میں مختلف علاقوں سے آئے لوگوں نے نے اپنے مقالے پیش کیے۔

پروگرام کے دوسرے اجلاس کی صدارت محترمہ ممتاز پیر بھائی صدر انجمن ترقی اردو ہند نے کی۔ سیمینار کی افتاتی تقریب میں جناب شامد لطیف مدیر روزنامہ انقلاب ممبئ نے بطور مہمان خصوصی اپنی تقریر میں کہا کہ اردو کے لیے قومی یکجھتی کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ اردو کا خمیر ہی قومی یکجھتی ہے۔ مہمان اعزازی ڈاکٹر مہتاب عالم نے بھی اپنے خیالات پیش کیے۔ محترمہ عابدہ انعامدار صاحبہ نے اپنے صدارتی خطاب میں بچوں کی اردو آنگن واری پر زور دیا پروگرام کا اختیار محترمہ عظمہ تسنیم صدر شعبہ اردو عائدہ انعامدار کالج کے ہدیہ تشکر پر ہوا اور عظمت دلال اسسٹنٹ پروفیسر اردو عابدہ انعامدار سینئر کالج نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ پریس ریلیز محمد آصف انگن مسلم انسٹی ٹیوٹ اعظم کیمپس نے میر تقی کو اردو شاعری کو جو وقار بخشا اس کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

میر نے اردو شاعری کو بام عروج تک پہنچایا گیا۔ میر کی شاعری سے ایک شعر کا احاطہ ہوا اور اسے غالب نے آگے بڑھایا۔ نظیر اکبر آبادی نے اس کو مزید تقویت بخشی ان خیالات کا اظہار عالمی شہرت یافتہ پروفیسر ملک زدہ منکور احمد نے بے شنکر پر ساد آڈیٹوریم میں اشرف سوشل ویلفیئر سوسائٹی قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی کے اشتراک سے میر شامی کے عنوان سے منعقد سیمینار نے کیا۔ اپنے صدارتی خطاب میں پروفیسر ملک زادہ نے کہا کہ میر تقی میر میرزا غالب اور نظیر اکبر آبادی کی تحقیقات کا مطالعہ کر لیا جائے تو اردو شاعری کا پورا منظر نامہ سامنے آجائے گا۔ سیمینار کے مہمان خصوصی پروفیسر مجاور حسین رضوی نے کہا کہ میر کو سمجھنے کے لیے ان کے زمانے کو سمجھنے اور ان کی لفظیات اور ان کے اشارات کی تہہ میں اترنے کی ضرورت ہے۔ سیمینار نے کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے خواجہ معین الدین چشتی یونیورسٹی کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر فجر عالم نے میر تقی میر پر سیر حاصل گفتگو کی۔ کاشیرہ آفاق علی ادارہ مسلم انسٹی ٹیوٹ اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے اشتراک سے 71 ویں صدی میں اردو ناول پر دہ روزہ قومی سیمینار ہوا۔ افتتاح معروف ادیب سید محمد اشرف نے کیا۔ اپنے کلیدی خطبے میں انہوں نے کہا کہ ناول لکھنا آسان کام نہیں ہے اس کے لکھنے کے لیے یکسوئی کا ہونا ضروری ہے۔

انھوں نے کہا کہ ناول کا سراغ داستانوں میں ملتا ہے۔ ناول مغربی بنگال کی صنف ہے جس میں حقیقی زندگی کی عکاسی ہوتی ہے۔ جبکہ داستانوں میں خیالی زندگی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہاں کہ ناول لکھنے کے لیے یکسوئی کا ہونا ضروری ہے۔ ناول تحمل کا تقاضا کرتا ہے۔ زندگی کی بصیرت تجربہ اور مشاہدہ اگر میسر ہو یوں تب بھی اچھا ناول وجود میں نہیں آسکتا ہے۔ اس سے پہلے مسلم انسٹی ٹیوٹ کے سیکرٹری شیخ شمشیر علی نے مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ شروع ہی سے اردو زبان وادب کے فروغ کا کام کر رہا ہے اور اردو ناول پر یہ دوروزہ سیمینار اس سلسلے کی ایک لڑی ہے۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت مسلم انسٹی ٹیوب کے صدر حیدر عزیز صفوی نے کی۔ جبکہ نظامت کے فرائض ڈاکٹر نعیم انیس نے انجام دئے۔ پروگرام کے پہلے اجلاس میں ڈاکٹر اسلم جمشید پوری کی صدارت میں مقصود دانش کے "اکیسویں صدی کے ناولوں کا معاشرتی پس منظر ڈاکٹر نصرت جہاں نے 21 ویں صدی کے ناولوں میں نسوانی کردار ڈاکٹر وبیر احمد نے 21 ویں صدی میں اردو کے اہم ناول نگار اور ڈاکٹر زین ذرش (ہزاری باغ) نے 21 ویں صدی میں جھاڑ کھنڈ میں اردو ناول پر اپنے مقالات پڑھے۔ عبدالاحکیم کالج میل وشارم نامل نازہ میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی کا ملاقاتی مرکز قائم کیا جہاں اردو ڈپلوما کورس کی تعلیم دی جاتی ہے۔ جس میں امسال 200 طلبا و طالبات سرٹیفکیٹ کورس اور عربی ان پروفیشنل بک کی اسناد حاصل کی۔ قومی کونسل کا کتب میلہ مختلف شہروں میں منعقد کروایا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں قاسم انصاری لکھتے ہیں۔

> "اب تک قومی کونسل کے زیر اہتمام کل ہند کتب میلہ دہلی، بمبئی، کلکتہ، لکھنو، پٹنہ، سری نگر، حیدرآباد میں منعقد ہو چکا ہے۔ اور قومی کونسل نے دور یجنل کتب میلے دہلی اور گویانی میں کروائے ہیں۔" (۱۳)

## حوالہ جات


۱۔ سہیل انجم، (اپریل ۲۰۱۳ء) اردو دنیا، مدیر خواجہ محمد اکرام الدین، نئی دلی، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ص:۱۲
۲۔ ارسہ کوکب، (۲۰۱۴ء) قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی خدمات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، فیصل آباد، رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی فیصل آباد، ص:۲۳
۳۔ فیصل علی، (اپریل۔ ۲۰۱۳ء) اردو دنیا، مدیر خواجہ محمد اکرام الدین، نئی دلی، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ص:۲۶
۴۔ محمد اشرف، (اپریل۔ ۲۰۱۳ء) اردو دنیا، مدیر خواجہ محمد اکرام الدین، نئی دلی، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ص:۲۸
۵۔ علی احمد فاطمی، (۲۰۱۴ء) قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی خدمات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، (کوکب ارسہ)، فیصل آباد، رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی فیصل آباد، ص:۲۶
۶۔ زرنگار، (اپریل۔ ۲۰۱۴ء) اردو دنیا، مدیر خواجہ محمد اکرام الدین، نئی دلی، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ص:۱۸
۷۔ سجاد احمد (۲۰۱۴ء) قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی خدمات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، (کوکب ارسہ)، فیصل آباد، رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی فیصل آباد، ص:۲۷
۸۔ طلعت عزیز، (۲۰۱۳ء) تعلیمی نفسیات، نئی دلی، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی، ص:۳۔۴
۹۔ ابن کنول، (۲۰۱۳ء) ہندوستانی تہذیب، نئی دلی، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ص:۴

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

۱۰۔ حمید بٹ(۲۰۱۳ء)جامع اردو انسائیکوپیڈیا، نئ دلی، قومی کونسل برائے فروغ اردوزبان، ص:۴
۱۱۔ محمد احسن،( اپریل۔۲۰۱۳ء)اردو دنیا، مدیر خواجہ محمد اکرام الدین، نئ دلی، قومی کونسل برائے فروغ اردوزبان، ص:۲۴
۱۲۔ حسن کمال،(اپریل۔۲۰۱۳ء)اردو دنیا، مدیر خواجہ محمد اکرام الدین، نئ دلی، قومی کونسل برائے فروغ اردوزبان، ص:۳۰
۱۳۔ قاسم انصاری،(دسمبر۔۲۰۱۲ء)اردو دنیا، مدیر خواجہ محمد اکرام الدین، نئ دلی، قومی کونسل برائے فروغ اردوزبان، ص:۱۸